ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

مولف خاکسار شاہ محمد ولی اللہ قادری گلشن آبادی غفر اللہ لہ

الموسوم بہ

مسائل النساء

سنہ ۱۳۲۱ ہجری مقدسہ

جس میں عورتوں کے ضروری مسائل جمع کئے گئے ہیں اور ہر مسئلہ
معتبر کتابوں سے نہایت صحت کے ساتھ لیا گیا ہے۔

حسب فرمائش عزیزم محمد حبیب الرحمن صاحب و محبی محمد عبد اللہ صاحب

در مطبع محبوب شاہی طبع گردید

دفعہ اول ۵۰۰ جلد

قیمت مجلد [illegible]

حامداً و مصلیاً

میں نے اس کتاب کو دیکھا - عورتوں کے لئے بہت مفید پایا - خداوند تعالی شانہ مصنف صاحب کو جزاء خیر عطا فرمائے اور سب مسلمانوں کو توفیق عمل - آمین - وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین فقط

(کتبہ الاحقر) سید غلام غوث الحسینی الشطاری القادری کان اللہ لہ

اس کتاب میں عورتوں کے مفید مسائل ہیں - وقتی ضرورت کے لحاظ سے عمدہ ہیں فقط

سید نادر الدین (مددگار اول مدرسہ دار العلوم)

عورتوں کیلئے یہ کتاب دیکھنا اور اسپر عمل کرنا بہت مفید ہوگا فقط

سید تاج الدین

مدرس جماعت عربی مدرسہ دار العلوم

میں اس کتاب کو نہایت مفید مضامین پر مشتمل پاتا ہوں خدا حیدرآباد دکن کے بی بیوں کو اسکی دیکھنے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق دے فقط

محمد عبدالقدیر صدیقی

مدرس مدرسہ دار العلوم

یہ کتاب علی الخصوص ہندی عورتوں کیلئے نہایت مفید ہے - ایسی کتاب کی انکے زیر تعلیم رہنے اور مطالعہ کیلئے سخت ضرورت تھی - ہر مسلمان شخص کو واجب ہے کہ اپنے اپنے گھروں میں بی بیوں کو اسکی تعلیم دے - مصنف کو خداوند تعالی اسکی جزائے خیر عطا فرمائے - اور مسلمان بی بیوں کو اسکے پڑھنے اور پڑھانے اور عمل کرنیکی توفیق دے فقط

شاہ مصطفےٰ قادری - مدرس مدرسہ عربی دار العلوم

اس کتاب میں مسائل متفرقہ فتاووں سے نقل کئے ہیں - اس میں شک نہیں کہ اس زمانہ جہل میں جب مرد واقف نہیں تو عورتیں ازبس محتاج ہیں اسکے مولف کو خدا اجر اخروی دے فقط

حبیب الرحمن سہارنپوری

حامداً و مصلیاً

مین نے اس کتاب کو دیکھا - عورتون کے لئے بہت مفید پایا - خداوند تعالیٰ شانہ مصنف صاحب کو جزاءِ خیر عطا فرمائے اور سب مسلمانون کو توفیق عمل - آمین - وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین فقط

(کتبہ الاحقر) سید غلام غوث الحسینی الشطاری القادری کان اللہ لہ

اس کتاب مین عورتون کے مفید مسائل ہین - وقتی ضرورت کے لحاظ سے عمدہ ہین فقط

سید نادر الدین (مددگار اول مدرسہ دار العلوم)

عورتون کیلئے یہ کتاب دیکھنا اور اسپر عمل کرنا بہت مفید ہوگا فقط سید تاج الدین

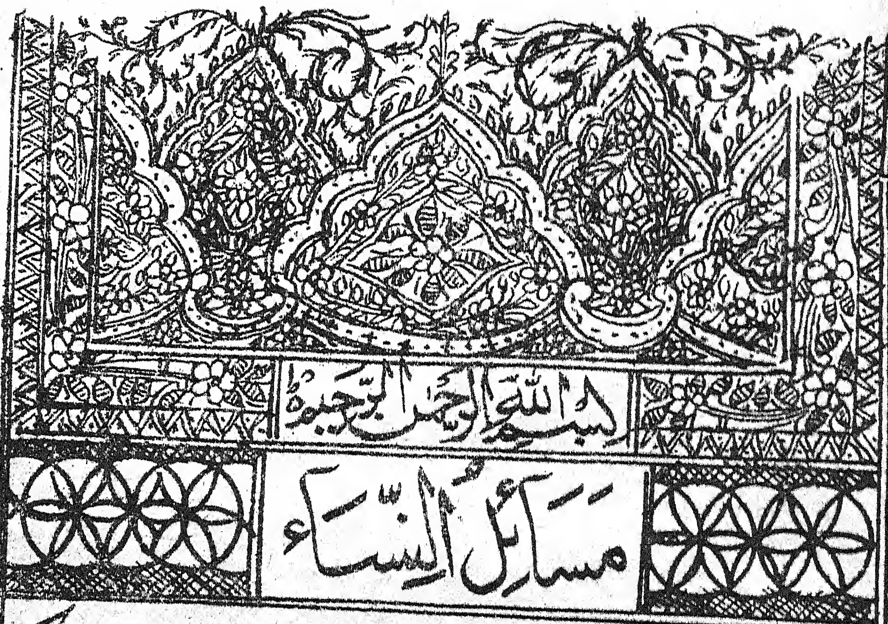
مدرس جماعت عربی مدرسہ دار العلوم

مین اس کتاب کو نہایت مفید مضامین پر مشتمل پاتا ہون خدا حیدرآباد دکن کے بی بیون کو اسکے دیکھنے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق دے فقط محمد عبد القدیر صدیقی

مدرس مدرسہ دار العلوم

یہ کتاب علی الخصوص ہندی عورتون کیلئے نہایت مفید ہے - ایسی کتاب کی انکے زیر تعلیم رہنے اور مطالعہ کیلئے سخت ضرورت تھی - ہر مسلمان شخص کو واجب ہے کہ اپنے اپنے گھرون مین بی بیون کو اسکی تعلیم دے - مصنف کو خدا تعالیٰ اسکی جزاءِ خیر عطا فرمائے - اور مسلمان بی بیونکو اسکے پڑھنے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق دے فقط سید شاہ مصطفےٰ قادری - مدرس مدرسہ عربی دار العلوم

اس کتاب مین مسائل متفرقہ فتاوون سے نقل کئے ہین - اس مین شک نہین کہ اس زمانہ جہل مین جب مرد واقف نہین تو عورتین ازبس محتاج ہین اسکے مولف کو خدا جزاءِ خیر دے فقط حبیب الرحمن سہارنپوری



الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم
وفخر المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین ۔

بعد حمد و نعت کے خاکسار شاہ محمد ولی اللہ قادری گلشن آبادی غفر اللہ لہ عرض کرتا ہے
کہ اس مختصر سے رسالہ مین مستند کتب فقہ ۔ در المختار ۔ غایۃ الاوطار ۔ فتاوای عالمگیری
شرح وقایہ ۔ شرح مشکات ۔ مدارج النبوہ وغیرہ سے خاص عورتون کے لئے
غسل اور حیض ونفاس واستحاضہ وطہر متخلل اور آداب صحبت ولباس و
پردہ وغیرہ کے مسائل سلیس وروزمرہ اردو زبان مین جمع کئے گئے ہین ۔ تاکہ
اکثر عورتین جو ضروری اور باریک مسائل سے ناواقف ہین ۔ آسانی کیساتھ معلوم
کرسکین اور موافق اس کے عمل کرین ۔ اللہ الموفق والمعین

اس رسالہ مین سات باب اور ایک خاتمہ ہے ۔

پہلا باب غسل کے مسائل مین

غُسل تین قسم پر ہے - غسل فرض - غسل سنّت - غسل مُستحب - پہر فرض غسل چھ قسم پر ہے - پہلا جنابت کا غسل اگرچہ حشفۂ ذکر شرمگاہ مین داخل ہو اور انزال بھی نہ ہو - دوسرا وہ غسل جب شہوت کیساتھ منی اچھلکر نکلے تیسرا حیض کا غسل - چوتھا نفاس کا غسل - پانچوان میت کا غسل - چھٹا وہ غسل جب تمام بدن پر نجاست لگجائے - یا بعض بدن پر ہو اور مقام نجاست نا معلوم ہو -

پہر غسل سنّت چار ہین - جمعہ کا غسل - عیدین کا غسل - احرام کا غسل - عرفات کا غسل - درالمختار و غایۃ الاوطار -

غسل مستحب اگرچہ بہت ہین لیکن چند یہ ہین - مثلاً شب قدر کا غسل - شب برات کا غسل - شب عرفہ کا غسل - استحاضہ کا غسل - درالمختار -

غسل مین تین فرض ہین - پہلا غرغرہ کرنا - دوسرا ناک مین پانی لینا اور خوب

دہونا۔ تیسرا تمام بدن کا تر کرنا اگر ایک بال اور ایک ناخن برابر بھی جسم تر نہو گا تو غسل ادا نہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر بال کے نیچے ناپاکی رہتی ہے۔ درالمختار۔ مشکات شریف

غسل کی ترکیب

غسل کی مسنون ترکیب یہ ہے کہ حمام مین اگر پہلے تین بار ہاتھ دہولین اور پھر شرمگاہ کو بائین ہاتھ سے دہوئین۔ اگرچہ اس وقت نجاست بھی نہ ہو۔ اسکے بعد وضو کرین۔ اور وضو مین غرہ غرہ کرین۔ اور ناک مین پانی چڑہا کر خوب دہوئین پھر تین بار سیدہے بازو پر سے اور تین بار بائین بازو پر سے اور تین بار سر پر سے پانی بہائین۔ فتاوای عالمگیری۔

غسل سے فارغ ہو کر کلمہ شہادت اور کلمہ تمجید اور سورۂ انا انزلنا پڑہین۔

غسل کے آداب

غسل کرنے مین سستی کر کے بہت دیر تک ناپاک نہ رہین۔ کیونکہ ناپاکی مین رحمت کے فرشتے نزدیک نہین آتے۔ مشکات

غسل مین پانی بہت زیادہ خرچ کرنا مکروہ ہے۔ اکثر عورتین پانی بہت صرف کرتی ہین۔ احتیاط ضرور ہے۔ درمختار

حمام مین دیر تک پانی نہاتے رہنا اچھا نہین اور حمام مین ضرورت کے سوا ادہر
اُدہر کی باتین نہ کرین۔ اور حمام مین پیشاب نہ کرین۔ مشکات
ناپاکی کے حالت مین کنگی کرکے سر کے بال اور ناخن نکالنا مکروہ ہے عالمگیری
کپڑا باندہکر نہانا سنت ہے۔ نہاتے وقت کپڑا ایسا باندہین جو ناف سے گہٹنون
تک ہے۔ در مختار عالمگیری۔
پانی کا برتن نہاتے وقت ڈہپا رکہے۔ تاکہ غسل کے چہینٹے نہ گرین۔ غایۃ الاوطار
قبلہ کیطرف موںھ کرکے نہانا مکروہ ہے۔ کیونکہ نہانے مین اکثر ستر کہل جاتا ہے
ناپاکی کے مقام کو بائین ہاتہہ سے دہونا چاہئے۔ در مختار۔
نہاتے وقت گیہون یا جوار کا آٹا یا بیسن جسم پر ملنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے
اشیاء رزق کے ساتہہ بے ادبی ہے۔ ہان کونڈا ملنا مکروہ نہین۔ پس آٹا پکاکر
عورتین جو سر مین لگاتی ہین اچھا نہین۔ بلکہ اور کوئی اٹکل یا مصالحہ لگانا بہتر ہے۔ عالمگیری
مسئلہ غسل مین جو وضو کیا جاتا ہے اس وضو سے نماز پڑہنا جایز ہے۔ در مختار
مسئلہ جسم پر یا بالون مین صرف تیل لگاکر پانی نہائین بھی تو غسل مین کچھ نقصان
نہین۔ عالمگیری۔
مسئلہ اگر زمین پر ٹہر کر نہائین تو پاؤن وضو کے ساتہہ ہی نہ دہوئین بلکہ بعد غسل کے
دہوئین۔ اگر پتہر یا چوکی پر نہائین تو وضو کے ساتہہ ہی پاؤن دہونا جایز ہے۔ عالمگیری
مسئلہ غسل مین جسم کو رگڑنا ملنا مستحب ہے چاہین ملین چاہے نہ ملین۔ در مختار۔

مسئلہ غسل کی نیت زبان سے کہنا مستحب ہے۔ عربی مین جنابت کی نیت یہ ہوگی۔
اَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ ۔ حیض کے غسل کی یہ نیت ہوگی۔
اَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ نفاس کا غسل ہو تو حیض کی جگہہ نفاس کہے درمختار
مسئلہ عورتونکے ہونٹون اور دانتون کے ریخون مین اگر مستی کی دہڑی جمی رہی تو غسل اور
وضو درست ہوگا۔ ان مستی کا فقط رنگ رہے تو غسل اور وضو درست ہوجائیگا۔ مگر عورتونکو
مستی لگانا ہی مکروہ ہے اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ غایۃ الاوطار۔
مسئلہ ہاتھ پاؤن مین مہندی کا رنگ رہنے سے غسل مین کچھ نقصان نہین۔ درمختار
مسئلہ کان اور ناک کے روزنون مین بھی پانی پہچانا واجب ہے۔ پس غسل کیوقت اگر کانون مین
انگیان یا کاڑیان اور ہاتھ پاؤن مین چھلے ہون تو نکالڈالین اگر نکل نہ سکین تو ان کو
ہلاکر پانی بہادین۔ درمختار
مسئلہ ناخون مین اگر میل مٹی جم جائے تو کچھ مضائقہ نہین مگر ناخون مین آٹا جم جائے
تو غسل درست ہوگا۔ اس کا نکالنا ضرور ہے۔ درمختار۔
مسئلہ غسل مین ناک دہوتے وقت ریٹ کی کہپلی وغیرہ کو خوب دہوئین خاصکر زکام کی
حالت مین کیونکہ ریٹ وغیرہ اندر جما رہتا ہے۔ غایۃ الاوطار
مسئلہ ناف اور کانونکی سوراخ کے ظاہری حصہ مین انگلی سے تر کرنا واجب ہے تاکہ خشک نہ رہجائین عالمگیری
مسئلہ شرمگاہ سے بوس و کنار کیوقت سفید پانی جسکو مذی کہتے ہین نکلے تو اس سے غسل واجب نہین
ہوتا مگر جس کپڑے پر وہ لگے وہ کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے کیونکہ مذی نجاست غلیظہ ہے۔ اس کے سوای جو رطوبت

شرمگاہ سے خارج ہو وہ بالاتفاق پاک ہے۔ درمختار۔ شامی۔

مسئلہ اگر کوئی عورت مردون کی طرح کبھی خواب دیکھے۔ اور کپڑے پر تری معلوم ہو تو غسل واجب ہے
اگر خواب مین انزال ہوا اور لذت بھی ملے مگر کپڑے پر تری معلوم نہ ہو تو غسل کی ضرورت نہین۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض کے دنون مین احتلام ہو جائے۔ یا مرد سے صحبت کرنیکے بعد حیض آجاوے۔ یا
پورے دس دن مین پاک ہو کر بغیر غسل کے مرد سے صحبت کرے تو ان صورتون مین دو ناپاکیون کی
نسبت سے ایک ہی غسل کرنا کافی ہے۔ دو دو غسل کی ضرورت نہین۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کسی عورت کے سر پر ہمیشہ چوٹی گوندھی ہوئی رہتی ہو۔ اور اس کا بار بار کھولنا دقت
معلوم ہوتا ہو تو چوٹی کھول کر ہی نہانیکی ضرورت نہین۔ بلکہ تین تین مرتبہ سر پر سے پانی بہا کر اسطرح
بالون کو ہلا دین جس سے بالونکی جڑون مین پانی پہنچ جانیکا یقین ہو جائے تو کافی ہے۔ مگر احتیاط اسمین ہے
کہ چوٹی کھولکر نہایا کرین۔ اور اس صورت مین ہر بال کا تر ہونا ضرور ہے۔ درمختار۔

مسئلہ۔ اگر سر کا دھونا کسی شکایت کیوجہ سے نقصان کریگا یقین ہو تو غسل حیض اور غسل جنابت
وغیرہ مین سر چھوڑ کے باقی جسم دھووے۔ یعنے کندھون پر سے پانی نہائے اور سر پر
مسح کرے پاک ہو جائیگی۔ درمختار۔

مسئلہ اگر عورت کو کسی شکایت کیوجہ سے سر کا دھونا غسل مین نقصان پہنچانے کا یقین ہو
اور ایسی حالت مین مرد صحبت کی خواہش کرے تو سر دھونیکے عذر سے مرد کی خواہش سے انکار
نہ کرے بلکہ چاہیئے کہ مرد کی خواہش پوری کرے اور غسل مین سر نہ دھوئے۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض یا جنابت کے غسل کی حاجت ہے اور غسل کی جگہ بے پردہ ہے

اور وہان فقط مرد ہون تو غسل مین جلدی نہ کرے ٹہر جائے - اور اگر وہان صرف عورتین ہون
تو غسل فوراً کرلیوے دیری نہ کرے - اگر غسل کی جگہہ مرد بہت دیر ٹہیرے رہین اور نماز کا
وقت گذر جانیکا خوف ہو تو تیمم غسل کی نیت سے کرکے نماز ادا کرے - مردون کے دور
ہونیکے بعد غسل ادا کرے - درمختار -

مسئلہ اگر کوئی عورت صحبت کرنیکے بعد غسل کی اور نماز بہی پڑہی - پہر بعد نماز کے اس کی شرمگاہ
سے منی نکلی تو اس صورت مین اگر منی سفید اور گاڑہی ہے تو دوبارہ غسل نہ کرے - کیونکہ ایسی منی مردون
کی ہوتی ہے - اور اگر منی تپلی اور زردی مائل ہے تو دوبارہ غسل کرے - کیونکہ ایسی منی عورتون
کی ہوتی ہے - مگر اس غسل سے نماز پڑہی ہوئی قضا نہ کرے وہ نماز ادا ہوگئی - درمختار -

مسئلہ رمضان کے مہینے مین بحالت روزہ اگر دن کو غسل حیض یا جنابت کی حاجت ہو تو
غرغرہ کرنے اور ناک مین پانی پہنچانے مین مبالغہ نہ کرے - بلکہ صرف کلّی کرلینا اور ناک کو
تر کردینا کافی ہے - اگر سحری کیوقت غسل کی حاجت ہو اور غسل نہ کرسکین تو وضو کرکے کہانا
پینا بہتر ہے - درمختار - غایۃ الاوطار -

مسئلہ - اکثر دیہاتون اور شہر کی جاہل عورتون مین یہ رواج ہے کہ جب انکو کوئی غسل
کرنا ہوتا ہے تو ملّاؤن کے پاس ایک پانی کا آبخورہ بہیجتی ہین - اور اس پر غسل نفاس
یا غسل حیض و جنابت کی نیّت پڑہوا کر منگواتی ہین - یہ رواج بالکل برا اور ناجائز ہے -
غسل وہی ہے کہ غسل کی ترکیب سے پانی نہالین -

مسئلہ اکثر عورتین غسل کے عذر سے نمازین قضا کرتی ہین - حالانکہ بغیر عذر شرعی کے

ایسے نماز بھی ترک کرنا سخت گناہ ہی۔ عورتون کو جب رات مین غسل کی ضرورت ہو تو صبح کی نماز سے آگے غسل کر کے نماز ادا کرنا ضرور ہی۔ اگر کوئی عورت بیمار ہو یا رات سے نہانے مین سردی سے مزاج بگڑ جانیکا یقین یا گمان غالب ہو۔ یا گرم پانی نہ ملے اور ٹھنڈا پانی نہ نہا سکے تو غسل کے بدلے تیمم کرے اور وضو کر کے کپڑے بدلکر نماز صبح کی ادا کرے اور بعد دن چڑھے کے غسل سے فارغ ہو جاوے۔ ذرا ذرا سی باتون پر نمازون کو ترک کرنا بہت سخت گناہ ہی ہر عورت کو اسکا خیال رکھنا چاہیے

دوسرا باب حیض کی مسائل مین

عورتونکے حیض کا زمانہ نو برس کی عمر سے ہی۔ پس حیض کا خون وہی ہوگا جو نو برس یا زیادہ عمر مین ظاہر ہو بعد خون نو برس کے اندر عورت کے رحم سے ظاہر ہوگا وہ خون حیض کا نہوگا بلکہ بیماری کا ہوگا۔ درمختار

مسئلہ کم سے کم مدت حیض کی تین دن اور انکی راتین ہین۔ اور زیادہ سے زیادہ مدت حیض کی دس دن اور انکی راتین۔ یعنی رات دن ملکر پورے تین دن یا دس دن ہو جائین مثلاً جمعہ کے روز صبح مین حیض آجائے تو پورے تین دن پیر کے روز صبح مین ہو جاوینگے۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو کسی مہینے مین تین دن سے کم خون آیا۔ مثلاً ایک دن ایک رات یا دو دن دو رات تو یہ حیض نہ ہوگا۔ بلکہ بیماری ہوگی۔ پس وہ عورت احتیاطاً اس مدت تک جسمین اسکو عادتاً ہمیشہ حیض آتا تھا ہر نماز کو اخیر وقت مین ادا کیا کرے۔ درمختار

مسئلہ سفید رنگ کے خون کے سوا لے۔ لال۔ کالا۔ پیلا۔ ہرا۔ خاکی رنگ کا لہو حیض کا ہے پس اگر تین دن یا دس دن سفید خون آجائے تو وہ بیماری کا خون ہوگا اور وہ نماز روزہ کا مانع نہین ہے درمختار لافادتہ الاوطار

مسئلہ خون کا رنگ دیکھنے مین تر کپڑے کا اعتبار ہے خشک ہونیکے بعد کوئی اعتبار نہین عالمگیری

مسئلہ حیض کی حالت مین یہ چھ باتین حرام مین۔ نماز پڑہنا۔ روزہ رکہنا۔ صحبت کرنا۔ قرآن شریف پڑہنا اور چہونا۔ مسجد مین جانا۔ کعبۃ اللہ کا طواف کرنا۔ درمختار

مسئلہ۔ عورتون کو حیض و نفاس کے دنون مین کہانے سے پہلے وضو کی ضرورت نہین صرف کلی کرکے کہانا جائز ہے۔ لیکن جنابت کی حالت مین وضو کرکے کہانا مستحب ہے۔ عالمگیری درمختار

مسئلہ حیض و جنابت کی حالت مین مسجد مین جانا حرام ہے۔ مگر عیدگاہ اور مدرسہ و خانقاہ مین جاسکتی ہین۔ درمختار

مسئلہ حیض و جنابت کی حالت مین قرآن کا پڑہنا چہونا حرام ہی۔ مگر کپڑے کے غلاف پر سے چہونا جائز ہے۔ اور قرآن کو دیکہنا ہی جائز ہے۔ کیونکہ ناپاکی کچہ آنکہو مین نہین گہس جاتی

مسئلہ حیض و جنابت کی حالت مین حدیث و فقہ کی کتابون کو پڑہنا اور چہونا مکروہ ہے۔ درمختار۔ عالمگیری

مسئلہ حیض والی عورت کو قران کی آیتین ہجون سے پڑہانا درست ہے اور ایک ایک کلمہ بہی پڑہا سکتی ہی۔ یعنے اسطرح کہ ہر کلمہ پر تہوڑی دیر ٹہیرا کرے۔ درمختار۔ عالمگیری

مسئلہ حیض کی حالت مین کہانے کے آگے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہانے کے بعد الحمد للہ رب العالمین تبرکاً پڑہنا جائز ہے۔

مسئلہ حیض و جنابت کی حالت مین دعاون کا پڑہنا اور اللہ کا ذکر کرنا اور تسبیح و استغفار سب جائز ہے۔ مگر وضو کرلینا افضل و مستحب ہے۔ درمختار

مسئلہ حیض کی حالت مین تلاوت اور شکر کا سجدہ کرنا جائز ہے اور جب حیض والی
عورت سجدہ کی آیت سنلے تو اس پر سجدہ واجب نہوگا - عالمگیری

مسئلہ حیض والی عورت کا پکایا ہوا کہانا اور گوندہا ہوا آٹا اور لایا ہوا پانی سب پاک ہی - درمختار

مسئلہ حیض کی حالت مین عورت کو مرد سے علیحدہ سورہنا اور سب سے علیحدہ کہانا پینا
مکروہ ہی کیونکہ یہ یہودیون اور ہندو کا رواج ہی - درمختار - بعضے نادان مسلمان بہی اس رسم مین
مبتلا ہین - اور جب لڑکی کو پہلا حیض آتا ہی تو اوسکو علیحدہ حجرہ مین بٹہلاتے ہین خدا اونکو ہدایت دی

مسئلہ حیض کی حالت مین جان بوجہکر صحبت کرنا حرام ہی - اگر کوئی بہولے سے یا قصداً
صحبت کرلے تو اسکو لازم ہی کہ توبہ و استغفار کرکے اللہ تعالی سے بخشش چاہی - مگر مستحب
یہ ہی کہ ساڑہے چار ماشے یا سوا دو ماشے سونا صدقہ دیوے - پس عورتون کو چاہئے
کہ اپنی حیض کی حالت فوراً مردون سے کہدیا کرین تاکہ مرد جاگتے یا سوتے مین صحبت
کا ارادہ نکرین اور گناہ مین مبتلا ہون - عالمگیری - مشکات

مسئلہ حیض کی حالت مین مردون کو عورتون کی ناف سے سر تک اور گہٹنونسے پاؤن تک چہونا
چومنا سب جائز ہے لیکن کمر سے گہٹنون تک چہونا لذت حاصل کرنا حرام ہے - مگر
ازار یا کپڑے کے اوپر سے ہر جگہہ چہونا جائز ہے - عالمگیری - مشکات -

مسئلہ اگر عورت حیض سے دس دن کے اندر پاک ہو جائے - یعنے چہہ روز یا سات روز
مین پاک ہو جائے تو بغیر غسل کے صحبت کرنا جائز نہین - مگر پاک ہونیکے بعد ایک نماز کا
وقت گذر جائے تو بغیر غسل کے بہی صحبت درست ہے - شرح وقایہ - درمختار -

مسئلہ اگر کوئی عورت حیض سے پورے دس دن مین پاک ہو تو بغیر غسل کے صحبت
کرنا درست ہے۔ درمختار۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کو کسی مہینے مین عادت سے کم خون آیا یعنی سات روز کی عادت تھی پر
پانچ روز یا چار روز مین پاک ہو جاوے تو اوس عورت کو چاہئے کہ پاک ہوتے ہی غسل
کر کے احتیاطاً نماز شروع کر دیوے اور روزے رکھے۔ مگر غسل کے بعد بھی پورے
سات روز تک صحبت کرنا مکروہ ہے۔ درمختار

اور ایسی عورت کو غسل کے واسطے نماز کے آخیر وقت تک دیر کرنا واجب ہے مثلاً صبح مین پاک
ہو جائے تو ظہر کی نماز کے آخر وقت مین غسل کر کے نماز ظہر ادا کرے اور عصر کے بعد پاک
ہو تو مغرب کے نماز کے آخیر وقت مین غسل کر کے نماز مغرب ادا کرے۔ غایۃ الاوطار۔

مسئلہ اگر کوئی عورت اپنی پوری عادت پر حیض سے پاک ہو جاوے تو غسل کے واسطے نماز کے
آخیر وقت تک دیر کرنا واجب نہین بلکہ مستحب ہے۔ غایۃ الاوطار۔

مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض اپنی عادت سے زیادہ ہو جاوے تو دس دن تک بیماری نہین گنی جاویگی
اور اگر دس دن سے زیادہ ہون تو جتنے دن زیادہ ہو گئے اتنے دن بیماری مین گنے جاوینگے
اور ہمیشہ کی عادت کے دن حیض مین شمار ہون گے۔ مثلاً کسی عورت کو ہر مہینے مین چھ
دن خون آنیکی عادت تھی۔ اس نے کسی مہینے مین عادت کے خلاف دس دن خون
دیکھا تو اس صورت مین دس کے دس دن حیض مین شریک ہون گے۔ خون اگر دس
دن سے زیادہ آجاوے۔ مثلاً کسی عورت کو حیض کی عادت سات روز کی ہے مگر اس نے

عادت کے خلاف کسی مہینے مین تیسرا دن لہو دیکھا تو عادت کے سوا ئے جو اور چھٹے دن خون آیا وہ دن بیماری مین شریک ہونگے - اور عادت کے سات روز حیض مین داخل ہون گے پس ایسی عورت چھہ دن کی نماز قضا کرے - درمختار

مسئلہ جس عورت کو پہلا حیض دس دن سے زیادہ آجای تو دس دن تک حیض ہوگا - اور بعد سے بیماری ہوگی - درمختار -

مسئلہ عورت کو نفل نماز یا نفل روزدن مین حیض آجائے تو نماز روزہ دونون قضا کرے اور اگر فرض نماز یا فرض روزے مین حیض آجاے تو نماز قضا کرے مگر روزہ قضا کرے -

مسئلہ اگر کوئی عورت پاک حالت مین نماز عشا نہ پڑھکر سورہی - اور صبح مین حیض کی حالت سے اٹھی تو حیض کا حکم صبح کے وقت سے ہوگا - پس نماز عشا کی قضا کرے - آفتاب نکلنے کے بعد بیدار ہوی تو صبح کی نماز بھی قضا کرے اور اگر کوئی عورت حیض کی حالت مین سورہی اور صبح مین اٹھکر اپنے کو پاک دیکھی تو اس کی پاکی کا حکم سونیکے وقت سے ہوگا - پس نماز عشا کی اور صبح کی دونون قضا کرے - درمختار

مسئلہ اگر کوی عورت دس دن کے اندر یعنے چھہ روز یا سات روز مین کسی نماز کے اخیر وقت مین پاک ہوجائے تو ایسی صورت مین یہ دیکھنا کہ نہا کر کپڑے پہنکر تکبیر تحریمہ باندھنے تک نماز کا وقت باقی رہتا ہو تو وہ نماز اس پر فرض ہے - جلدی سے نہا کر نماز پڑھے اگر سستی سے نہ نہای تو اس نماز کو قضا کرے اور اگر نہا کر کپڑے پہننے تک نماز کا وقت باقی نہین رہتا تو وہ نماز اس پر فرض نہین ہے - بلکہ حیض کے دنون مین اس نماز کا شمار

ہوگا - وہ نماز قضا نہ کرے - مثلاً کوئی عورت عصر کی نماز کے اخیر وقت مین پاک ہوجائے
اور نہا کر کپڑے پہننے تک آفتاب کچھہ باقی رہتا ہی تو عصر کی نماز اوس پر واجب ہوگی - نہا کر
نماز عصر ادا کرے - اگر بہت کم دن باقی ہے کہ نہانے تک آفتاب ڈوب جاتا ہی تو نماز عصر
واجب نہوگی - نہا کر نماز مغرب ادا کرے - اور اگر کوئی عورت پورے دس دن مین یا دس
دن کے بعد پاک ہو اور نماز کے وقت کو ایک لمحہ ہی باقی ہی تو وہ نماز اس پر فرض ہے
نہا کر وہ نماز قضا کرے - نماز کے اول وقت مین پاک ہوجائے تو ہر طرح وہ نماز فرض ہوگی
قضا کرنا ضرور ہے - درمختار شرح وقایہ
مسئلہ اگر کوئی عورت رمضان کی رات مین دس دن سے کم یعنے چھہ یا سات روز مین
پاک ہوجائے تو روزہ رکھنا اس دن کا اس صورت مین واجب ہوگا کہ نہا کر کپڑے پہننے
تک صبح صادق نہ ہوجائے - اگر نہا کر کپڑے پہننے تک صبح صادق ہوجاتی ہی تو اس دن کا
روزہ رکھنا واجب نہوگا - اگرچہ ایسی حالت مین روزہ تو واجب نہین ہوتا مگر صبح سے
شام تک کھانا پینا نہ چاہئے - اور اگر وقت پورا باقی ہے اور عورت سستی سے نہائی
تو بھی روزہ اس دن کا واجب ہوگا - روزہ رہے اور صبح مین پانی نہائے - درمختار
مسئلہ اگر کوئی عورت رمضان کی رات مین پورے دس مین پاک ہوجائے اور
ایک لمحہ ہی رات باقی ہے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہوگا - درمختار - شرح وقایہ
مسئلہ اگر حیض والی عورت رمضان مین دن کو پاک ہوجائے تو شام تک اسکو نہ کھانا چاہئے
ہی مگر نہ کھانے سے اس دن کا روزہ ادا نہوگا - بلکہ اس روزے کو قضا کرے - درمختار - عالمگیری

مسئلہ اگر کوئی پاک عورت رمضان مین روزہ رہی اور صبح مین حیض آگیا تو شام تک کہانا پینا اسکو جائز ہے۔ مگر دوپہر کے بعد حیض آجائے تو شام تک نہ کہانا مستحب ہے۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت نے حیض آنے کے خیال سے روزہ توڑ دیا اور اُس روز حیض نہ آیا تو اس عورت پر کفارہ لازم نہ آئیگا۔ صرف قضا لازم ہوگی۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کسی عورت کو کفارے کے روزے ادا کرنا ہو تو دو مہینے تک پے در پے رکہنے کیواسطے حیض مانع نہین ہے۔ یعنے دو مہینے مین جتنے دن حیض آئیگا اتنے دن روزے نہ رہے اور پہر دو مہینے پورے کرکے حیض کے دنون مین جتنے روزے نہین ہوے اتنے روزون کی بہرتی کرے حیض کی وجہ سے درمیان مین روزے چہوٹ جانیسے روزے پہر شروع سے رکہنے کی ضرورت نہین مگر بیماری یا سفر وغیرہ کے وجہ سے دو مہینے کے درمیان مین ایک روز بہی اختیار یا عذر سے چہوٹ جائے تو پہر شروع سے ساٹہہ روزے رکہنا واجب ہے۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کوئی عورت ہمیشہ کی عادت کے موافق حیض سے پاک ہوگئی مگر کسی بیماری کے عذر سے غسل نہین کرسکتی تو تیمم حیض کی غسل کی نیت سے کرلیکر نماز پڑہا کرے۔ مگر اس تیمم کے ساتہہ ہی مرد سے صحبت جائز نہین جب تک ایک نماز کا وقت نہ گزر جاے۔ درمختار

مسئلہ حیض سے پاک ہونیکی یہ علامت ہے کہ گدی پر یا کپڑے پر خالص سفیدی ظاہر ہوجاوے یہ سفیدی بعض عورتون کو سفید دہاگے کیطرح ہوتی ہے اور بعض عورتون کو سفید آٹے کی طرح ہوتی ہے۔ درمختار۔

مسئلہ عورت کو حیض مین شرمگاہ کے اندر کے حصہ مین کپڑا رکھنا مکروہ ہے بلکہ باہر کے حصے مین رکھنا چاہئے - درمختار -

مسئلہ عورت کو حیض اوس وقت سے ثابت ہوگا کہ خون شرمگاہ کے باہر کے حصہ تک آجائے - اندر کے حصہ تک خون آنیسے حیض ثابت نہین ہوتا - پس اگر اندر کے حصہ مین خون آکر رہگیا تو اس سے نماز نہ ٹوٹے گی - درمختار -

مسئلہ - حیض آنے کی مدت پچاس یا پچپن برس تک ہے - پس جس عورت کو اس عمر کے بعد خون آئیگا تو وہ حیض ہوگا - مگر اس عمر کے بعد بھی خالص لال رنگ کا لہو آجائیگا تو وہ حیض ہوگا - درمختار

فائدہ - حیض والی عورت پر مستحب ہے کہ ہر نماز کیوقت وضو کرے اور بقدر اندازہ کلمہ تمجید پڑہا کرے - اس سے بہت ثواب ملیگا - اور اس سے نماز کی عادت ترک ہوگی - عالمگیری

مسئلہ حیض کا خون بہنے ہی کی ضرورت نہین بلکہ ذرا سا نظر آجائے تو بھی وہ حیض ہے - درمختار -

تیسرا باب استحاضہ و طہر متخلل کے مسائل مین

استحاضہ ایک بیماری کا نام ہے جو خون تین دن سے کم - یا دس دن سے زیادہ یا بے وقت آجائے - اسکی چہہ صورتین ہین - سب کے سب استحاضے مین شریک ہین درمختار

پہلی صورت - تین دن سے کم خون آنا - دوسری صورت دس دن سے زیادہ خون آنا - تیسری صورت نفاس مین چالیس دن سے زیادہ خون آنا

چوتھی صورت نوبرس کے اندر خون آنا - پانچوین صورت پچپن یا ساٹھ برس
کی بڈھی عورت کو خون آنا چھٹی صورت حاملہ عورت کو زجگی کے آگے کبھی کبھی
خون آنا - غایۃ الاوطار

مسئلہ استحاضہ مین نماز روزہ فرض ہو یا نفل سب جائز ہے - نماز کی حالت مین اگر
استحاضے کا خون بہتا رہے تو بھی نماز جائز ہے مگر چاہئے کہ نماز کیوقت گدی روئی
وغیرہ کی رکھین - اکثر عورتین استحاضہ کی بیماری مین نماز مطلق نہین پڑھتین اور
ایسی حالت مین نماز ناجائز خیال کرتی ہین یہ عورتون کی جہالت ہے - استحاضے مین
چاہئے کہ اگر کپڑا ہمیشہ ناپاک رہتا ہے تو نماز کے شروع مین پاک کپڑا باندھین - پھر نماز
کے آخر تک کپڑا ناپاک ہو جائے تو کوئی خوف نہین - عالمگیری - درمختار -

مسئلہ استحاضہ مین صحبت کرنا جائز ہے - درمختار

مسئلہ استحاضے کی علامت یہ ہے کہ حیض کے خون مین بدبو ہوتی ہے اور استحاضے
کے خون مین بدبو نہین ہوتی - غایۃ الاوطار - عالمگیری -

مسئلہ استحاضے سے پاک ہونیکے بعد غسل کرنا واجب نہین بلکہ مستحب ہے - غسل
کرلین تو اچھی بات ہے - درمختار -

مسئلہ جب استحاضے کی بیماری ہو جائے اور خون بہتا رہے تو عورت کو چاہئے کہ ہر
فرض نماز کے واسطے استنجا کرے اور تازہ وضو کرکے نماز پڑھے - فرض نماز
کے وضو سے دوسرے نفل نمازین وغیرہ بھی پڑھنا جائز ہے جب دوسری فرض

نماز کا وقت آگیا تو پہلا وضو ٹوٹ جائیگا۔ پھر تازہ وضو کرکے دوسری نماز ادا کرے۔ درمختار عالمگیری

مسئلہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ استحاضہ کی بیماری شیطان کے خلل سے ہی ہوتی ہے تاکہ نماز روزے مین خلل اور دقت واقع ہو۔ مشکات شریف

مسئلہ طہر اس پاکی کو کہتے ہین جو دو حیض کے درمیان عورت پاک رہی مثلاً کسی عورت کو ہر مہینے کی پہلی تاریخ سے دسوین تک حیض آتا ہے تو گیارہ سے تیس تاریخ تک بیس دن طہر کے دن کہلائینگے۔

مسئلہ طہر کی مدت کم سے کم پندرہ روز کی ہے اور طہر کی زیادہ مدت کی حد نہین۔ اس کی تین صورتین ہین۔ درمختار۔ عالمگیری۔

پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی عورت بالغ ہونیکی عمر کو پہنچ جائے یعنے چودہ یا پندرہ یا سولہ برس کی ہوجاے مگر اس کو تمام عمر خون نہ آئے تو وہ عورت ہمیشہ نماز روزہ جاری رکھے۔ اور صحبت کیا کرے۔ غایۃ الاوطار۔

دوسری صورت۔ یہ ہے کہ کوئی عورت بالغ ہوکر دو دن یا چار پانچ دن خون دیکھے پھر اسکو تمام عمر خون نہ آیا تو وہ بھی ہمیشہ نماز روزہ وغیرہ جاری رکھے۔ غایۃ الاوطار

تیسری صورت۔ یہ ہے کہ اگر کوئی عورت ایسی حالت مین بالغ ہوئی کہ اسکو پہلے ہی سے خون ہمیشہ بہتا ہے تو اس صورت مین ہر مہینے کے دس دن حیض مین شمار ہونگے۔ عالمگیری

مسئلہ طہر متخلل وہ ہے کہ شروع مین بھی خون نظر آئے اور آخر مین بھی خون نظر آئے مگر درمیان مین پاکی رہے مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ دس دن کی عادت حیض کی ہے

مگر کسی مہینے مین پہلے دن خون آیا اور آٹھ روز تک پاک رہی اور پہر دسوین دن خون آیا تو وہ آٹھ دن ہی پاکی کے حیض مین شریک ہون گے۔ پس ان آٹھ روز کی جس مین پاکی رہی ہو نماز ین قضا نہ کرے۔ دوسری صورت یہ ہے مثلاً کسی عورت کو پہلے دن خون آیا اور تیرہ دن تک پاک رہی۔ پہر پندروین روز خون نظر آیا تو اس صورت مین دس دن شروع کے حیض مین شریک ہون گے۔ اور آخیر کے پانچ روز پاکی مین یعنے استحاضے مین۔ پس پانچ روز کی نماز قضا کرے۔ درمختار۔

مسئلہ جس عورت کو طہر متخلل ہو یعنے ایک عورت کے حیض اور پاکی کے دن مقرر مین مگر کسی مہینے مین پاکی کے دنون مین استحاضے کی بیماری ہو کر رات دن خون جاری ہو جائے تو اس صورت مین لازم ہے کہ استحاضے کے دنون مین ہر نماز کو استنجا اور تازہ وضو کر کے نماز پڑہا کرے اور روزے رکھے۔ اور مرد سے صحبت کیا کرے۔ مگر جو دن حیض کے ہون ان دنون مین نماز روزہ ترک کرے۔ درمختار۔ غایۃ الاوطار۔

مسئلہ جس عورت کو استحاضے کی بیماری سے ہمیشہ خون بہنے لگے۔ اور اس کو حیض اور پاکی کے دن برابر یاد نہون تو اس عورت کو چاہئے کہ جن دنون مین حیض کا گمان ہو ان دنون مین نماز روزہ ترک کرے۔ اور جن دنون مین استحاضے کا گمان ہو ان دنون مین ہر نماز کو استنجا اور تازہ وضو کر کے نماز پڑہا کرے۔ اور روزے رکھے۔ اور مرد سے صحبت کرے۔ مگر ایسی عورت سوائے فرض نماز اور سنت موکدہ اور واجب کے دوسری کوئی نفل نماز نہ پڑہے۔ اور قرآن شریف کی تلاوت نہ کرے۔ اور مسجد مین نہ جائے۔ درمختار عالمگیری غایۃ الاوطار

مسئلہ جب عورت کے حیض اور استحاضے کے دن ایسے مل جائین کہ ان کا کچھہ بھی خیال نرہے۔ اور یہ گمان تک ہو سکے کہ یہ حیض کے دن ہو گئے یا استحاضہ کے تو ایسی عورت کو ہر نماز کے واسطے غسل کرنا ضرور ہے۔ مگر ایسی حالت مین سوا ئے نماز فرض اور سنت موکدہ کے دوسری کوئی نماز نفل نہ پڑھے۔ اور مسجد مین نہ جائے اور مرد سے صحبت نہ کرے۔ اور وہ عورت رمضان کا تمام مہینہ روزے رکھے بعد کو بیس دن کے روزے قضا کرے۔ خواہ ملاکر رکھے یا جدا جدا رکھے۔ فتاوی عالمگیری۔ درمختار غایۃ الاوطار

چوتھا باب نفاس کی مسائل مین

نفاس اس خون کو کہتے ہین جو زچگی کیساتھہ ظاہر ہوتا ہے۔ نفاس کی زیادہ مدت چالیس دن کی ہے۔ اور کم مدت کی کوئی حد نہین ہے۔ کسیکو تیس دن کسیکو بیس دن کسیکو پندرہ دن۔ کسیکو دس دن۔ کسیکو پانچ دن کسیکو دو دن ایک دن بھی آتا ہے۔ درمختار۔

مسئلہ جو جو باتین حیض مین مثل نماز روزے وغیرہ کے حرام ہین۔ نفاس مین بھی وہ سب باتین حرام ہین۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کوئی عورت زچگی کے بعد پورے چالیس دن مین پاک ہو تو حیض کی طرح بغیر غسل کے اس سے صحبت درست ہے مگر نماز بغیر غسل کے درست نہین۔ درمختار

مسئلہ اگر کوئی عورت زچگی کے بعد چالیس روز سے کم مین یعنے ایک ہفتے یا

پچیس روز یا بیس روز وغیرہ مین پاک ہو تو بغیر غسل کے اس سے صحبت درست
نہین۔ مگر پاکی کے بعد ایک نماز کا وقت گذر جائے تو بغیر غسل کے صحبت درست ہے۔ در مختار
مسئلہ چالیس روز سے زیادہ جو خون آئیگا وہ نفاس کا خون نہو گا۔ بلکہ استحاضے
کا خون ہوگا۔ اس مین نماز روزہ جائز ہے۔ در مختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو نفاس کی عادت بیس دن کی ہو مگر کسی زچگی مین چالیس دن
خون آگیا تو چالیس دن ہی نفاس کے ہون گے اور اگر پچاس دن خون آیا تو بیس دن
عادت کے نفاس مین شریک ہون گے۔ اور تیس دن استحاضے کے ہونگے۔ پس
تیس دن کی نمازین قضا کرے۔ در مختار۔

مسئلہ اگر کسی عورت کا حمل گر جائے اور بچے کے کچھ اعضا یعنے ایک انگلی یا ایک
ناخن ہی بن گیا ہے تو وہ بچہ ہے اور وہ عورت زچہ ہے۔ اور جو خون ظاہر ہو گا وہ
نفاس کا خون ہوگا۔ پاکی تک نماز روزہ ترک کرے۔ اور اگر بچے کا ایک عضو بھی نہ
بنا ہو بلکہ فقط گوشت کا لوتھڑا ہو تو وہ بچہ نہ کہلائیگا۔ اور وہ عورت زچہ نہو گی۔
ایسا حمل گرنے کے بعد جو خون آئیگا وہ نفاس کا خون نہو گا۔ بلکہ حیض یا استحاضے
کا ہوگا۔ اگر حمل اندھیرے مین گر پڑا اور بچے کا بننا یا نہ بننا معلوم نہوا اور خون جاری
ہو جائے تو نماز روزہ حیض کے یقینی دنوں مین ترک کرے اور آخر پر غسل
کرے۔ اور پھر خون بند ہونے تک معذور کی طرح نماز پڑھا کرے۔ یعنے جسطرح
استحاضے مین نماز پڑھنا ہے اسیطرح پڑھا کرے۔ در مختار۔ عالمگیری

مسئلہ جب عورت کو زچگی کے بعد مطلق خون نہ آئے یا بہت ہی کم آئے تو بھی وہ عورت زچہ ہوگی۔ نماز روزہ ترک کرے۔ اور اپنی پچھلی عادت پر غسل کرکے نماز شروع کرے۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو دو بچے ایک کے بعد ایک۔ ایک ہی وقت میں پیدا ہوں تو اول بچے سے نفاس کا حکم ہوگا۔ عالمگیری

مسئلہ جب عورت کی زچگی ہو اور وہ دس روز یا بیس روز یا پچیس روز میں پاک ہو جائے تو اسی وقت غسل کرکے نماز روزہ شروع کر دینا چاہیے۔ اگر عورتیں چالیس روز کے اندر ہی پاک ہو جائیں تو غسل کرکے نماز روزہ شروع نہیں کرتیں۔ یہ بالکل جہالت و غفلت ہے۔ پاک ہو جانے کے بعد بھی چالیس روز کا انتظار کرنا۔ اور نماز روزہ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے ایسی عورتیں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہونگی۔ اور ان کا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ اگر زچگی میں کسی عورت کا مزاج اچھا نہ ہو یعنے سردی وغیرہ کی شکایت ہو جائے یا بخار آتا ہے تو اُس عورت کو نفاس سے پاک ہو کر غسل ہی کرنیکی ضرورت نہیں۔ بلکہ پاک ہوتے ہی نفاس کی نیت سے غسل کے بدلے تیمم کر لیوے اور نماز روزہ شروع کر دیوے۔ اور اگر سخت بیماری کی وجہ سے وضو بھی نہیں کر سکتی تو وضو کے بدلے بھی تیمم کرکے نماز پڑھا کرے۔ ہرگز نماز ترک نہ کرے۔

پانچواں باب صحبت کے آداب میں

نکاح کرنا سنت ہے اور خوفِ زنا کے وقت واجب ہے۔ نکاح سے غرض یہ ہو کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت ادا ہو اور نسل آدم کی ترقی ہو۔ پس ہر وقت
یہی خیال رکھنا چاہیئے کہ نسل آدم کی اور اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کے
لئے یہ سنت ادا کی جاتی ہے۔ مسلم۔ بخاری۔

نکاح سے فائدہ یہ ہے کہ آدمی زنا اور بدنظری سے بچا رہتا ہے۔ بخاری
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال صحبت مین ثواب
ملتا ہے۔ اور حرام مین بہت سخت گناہ ہے۔ صحیح مسلم۔

فائدہ صحبت کے وقت اگر حجرے مین قرآن شریف لٹکا رہے تو اُسپر کوئی کپڑا ڈھانپ
دینا چاہیئے۔ تا کلام اللہ کا ادب باقی رہے۔ درمختار۔

فائدہ صحبت کیوقت قبلہ کیطرف منہہ رہنا مکروہ ہے پس چاہیے کہ صحبت کیوقت
بچھونے کا سرہانا قطب یا جنوب کے طرف کردین۔ بستان فقہ ابولیث۔

فائدہ صحبت کے بعد بغیر غسل کے اگر سونا چاہین تو وضو کرکے سونا مستحب ہے۔ اگر وضو
نکرسکین تو تیمم بہی کافی ہے۔ مدارج النبوۃ

فائدہ جمعہ کی رات مین صحبت کرنا مستحب ہے۔ اس رات مین اگر حمل ٹہر جاوے تو اولاد بہت
نیک بخت ہوتی ہے۔ کیمیاے سعادت۔

فائدہ صحبت کے وقت باتین کرنا مکروہ ہے۔ بستان ابولیث

فائدہ ابونعیم نے کتاب الطب مین لکہا ہے کہ ہر مہینے کی پندرہوین رات مین صحبت
کرنا مکروہ ہے کہ اس تاریخ مین شیاطین حاضر ہوتے ہین۔

فائدہ صحبت کے آگے عورت مرد کو آپس مین مذاق کی باتین کرنا اور بوس وکنار
کرنا مستحب ہے ۔ کیمیای سعادت ۔

فائدہ صحبت کے آگے اس دعا کو پڑھکر صحبت کرنا بہتر ہے اس کے پڑھنے سے اولاد
نیک ہوتی ہے اور شیطان سے محفوظ رہتی ہے وہ دعا یہ ہے ۔
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۔ صحیح مسلم

فائدہ مرد کو عورت کا ستر اور عورت کو مرد کا ستر صحبت کے وقت دیکھنا مکروہ ہے اور
آداب صحبت کے خلاف ہے ۔ شرح مشکات

فائدہ مرد کو اپنی عورت کا بدن اور عورت کو اپنے شوہر کا بدن چھونا جایز ہے ۔ عالمگیری

فائدہ اگر ایک رات مین دو تین مرتبہ صحبت کا موقعہ ہو تو ہر بار شیر گرم پانی سے بدن دہونا
اور ہر صحبت کیواسطے وضو یا تیمم کر لینا مستحب ہے وضو کی برکت سے طبیعت تازہ اور بحال ہو جاتی
ہے ۔ شرعتہ الاسلام ۔ فقہ ابولیث ۔

فائدہ صحبت کے بعد فوراً ٹھنڈا پانی پینا حکمتہً عورت مرد دونون کو مضر ہے اس سے
رعشہ وغیرہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے ۔ طب نبوی

فائدہ کہانا کہاتے ہی صحبت کرنا بہی اچہا نہین ۔ اس سے اولاد کند ذہن ہوجاتی ہے ۔ بستان ابولیث

چھٹا باب لباس کے مسائل مین

ہندوستان اور دکن مین عورتون کا لباس ایسا ناجایز اور برا ہے کہ اس لباس سے اپنی شوہر کے

سوائے کسی اور کے سامنے آنیکے قابل نہین ہین۔ اسوجہ سے کہ آج کل کے لباس مین عورت کا
جسم بالکل کھلا رہتا ہے۔ حالانکہ عورت کا پورا جسم ستر مین داخل ہے۔ یعنے
اُسکا چھپانا واجب ہے۔ مگر سوائے صورت اور ہاتھ پاؤن کے پہنچون کے۔ کہ
وہ ستر مین داخل نہین۔ اگر بعض عورتین پورا جسم چھپاتی بہی ہین تو باریک
کپڑون سے چھپاتی ہین۔ جیسے جالی۔ گلج۔ کپنی۔ ڈالا وغیرہ۔ جو اونکا پہننا نہ پہننا برابر
ہے۔ کیونکہ کپڑا ستر چھپانے کو پہنا جاتا ہے۔ جب کپڑا پہننے کے بعد بہی جسم
نظر آتا رہے تو کپڑا پہننا ننگے رہنا برابر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو باریک کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے
اور اون عورتون کی برائی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف مین آپنے
فرمایا ہے کہ۔ دو گروہ میرے بعد ظاہر ہونگے۔ اور وہ دونون دوزخی ہونگے
ایک گروہ تو مردون کا ہوگا جو ظلم سے ناحق لوگونکو ستائینگے۔ اور کوڑون سی مارینگے
دوسرا گروہ عورتون کا ہوگا جو ظاہر مین کپڑے پہنے رہینگے۔ مگر حقیقت مین ننگے ہونگے
(یعنے باریک کپڑے مثل جالی وغیرہ پہنینگے) اور سر پر بالون کے چٹلے بکثرت باندہینگے
پس ایسی عورتین جو باریک لباس پہنتی ہین اور سر پر چٹلے باندہتی ہین ہرگز جنت مین
داخل نہون گی بلکہ جنت کی بو تک نہ پائینگے۔ صحیح مسلم۔
اور ایک حدیث شریف مین آیا ہو کہ ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس
حفصہ آپکی بھتیجی باریک چادر اوڑہکر آئین۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

اس چادر کو غصہ ہوکر پھاڑ ڈالا - اور اپنے پاس سے ایک موٹی چادر انکو دین ۔مشکات

حدیث شریف مین آیا ہے کہ دحیہ بن خلیفہ صحابی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر کے باریک کپڑون کا ایک تھان عطا فرمایا - اور ارشاد فرمایا کہ آدھا تو لے اور آدھا اپنی بی بی کو دے - مگر اپنی بی بی سے کہدے کہ یہ باریک کپڑا ہے اس کے نیچے کوئی دوسرا موٹا کپڑا لگا کر سیدیوے تاکہ جسم نظر نہ آئے ۔مشکات

بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسما بیٹی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آئین - پس آنحضرت نے انکو دیکھہ کر اپنا چہرۂ مبارک پھیر لیا اور فرمایا کہ عورت کو بالغ ہونیکے بعد موٹے کپڑے سے پورا جسم ڈھانکنا ضرور ہے ۔مشکات

اے بی بیوان حدیثون سے معلوم کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو باریک کپڑون سے کیسی نفرت تھی - اور باریک کپڑے پہننے والیون کی کس طرح برائی بیان کی ہے - پس تم بھی باریک کپڑون سے نفرت رکھو اور چھوڑ دو -

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لباس کے باب مین لکھا ہے کہ جن کپڑون سے جسم نظر آئے اس کا حکم ننگے کا سا ہے - شرح مشکات اور فتاوائی عالمگیری مین لکھا ہے کہ عورتون کے واسطے باریک کپڑے ستر پوش نہین ہین بلکہ ایک جال کے جیسے ہین -

جس لباس کا آجکل رواج ہے اور شریعت سے ناجائز ہے وہ تین قسم کا ہے۔

پہلی قسم وہ ہے کہ اکثر عورتین فقط چولی پہنتی ہین اور ساڑی یا دوپٹہ اوڑھتی ہین اور باقی جسم کہلا رہتا ہے۔ یعنے آدہی پیٹھ اور آدہا سینہ اور سالم پیٹ و پہلو اور دونون بازو کہلے رہتے ہین۔ ایسے لباس سے قرابت دار غیر محرمون کے سامنے آنا ناجائز ہے یہ لباس تو ہندوانی عورتون کا ہے مگر مسلمان عورتین بھی پہننے لگین

دوسری قسم وہ ہے کہ اکثر عورتین چولی پہنتی ہین اور ساڑی یا دوپٹہ باندہتی ہین مگر کرتی مونڈھون تک پہنتی ہین۔ یہ لباس بھی ناجائز ہے کیونکہ کرتی پہننے سے آدہا سینہ اور دونون ہاتھ مونڈھون سے پونچہون تک کہلے رہتے ہین۔ حالانکہ سینہ اور دونون ہاتھ پونچہون تک ستر مین داخل ہین کرتی تو بالکل بے حیائی کا لباس ہے۔

تیسری قسم وہ ہے کہ اکثر عورتین چولی پہنتی ہین اور ساڑی یا دوپٹہ باندہتی ہین مگر جالی یا گاج یا کنجی یا والے وغیرہ کے کرتے پہنتی ہین۔ پس ایسی عورتین بھی ویسی ہی ہین جو عورتین فقط چولی پہنتی ہین اور دوپٹہ اوڑہتی ہین کیونکہ جالی اور گاج وغیرہ کا پہننا اور نہ پہننا برابر ہے۔

غرض یہ تینون قسم کے لباس بھی بالکل ناجائز ہین۔ جالی۔ گاج۔ کنجی۔ والا جو یہ چار قسم کے باریک کپڑے ہین۔ اول درجے مین تو جالی اور والا ہے ان سے جسم بالکل صاف نظر آتا ہے۔ انکو مطلق چھوڑ دینا چاہئے۔ اور گاج جسکے خانے دور دور ہون۔ اور کنجی جو بہت باریک ہو یہ بھی جالی کیطرح ناجائز ہین ان مین سے بھی جسم

نظر آتا ہے۔ مگر اس قسم کا گلاج جسکے خانے نزدیک نزدیک اور چھوٹے ہون
اور جسم نظر نہ آئے تو جائز ہے ایسا ہی جو کپڑا بہت باریک ہو اور جسم نظر نہ آئے
تو پہنا روا ہے۔

اکثر عورتین جالی وغیرہ کے کرتے اسواسطے پہنتی ہین کہ چولی کا مصالح اور موتی
وپہول نظر آئین نعوذ باللہ اپنی زینت دکہلانیکے واسطے خدا اور رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی نافرمانی کرکے باریک لباس پہننا بہت بری بات اور بڑی شقاوت
ہے اوپر کے حدیثون سے صاف ظاہر ہے کہ باریک کپڑا پہنی والی عورتین ہرگز
جنت مین داخل ہونگی۔ پس باریک کپڑے چہوڑ دو۔ غرض ہمارے ملکی لباس
کے رواج سے عورتون کو ضرور ہے کہ ایسے کپڑے کے کرتے ہمیشہ پہنی رہین
کہ اس مین سے جسم نظر نہ آئے۔ ایسا کپڑا دو قسم کا ہے ایک تو سفید ململ ہے
جو بہت باریک شربتی ہو۔ اگر اس کو رنگوا کر پہنین تو جسم بالکل نظر نہین آتا۔
دوسرا ریشمی ململ ہے جو خود رنگین اور گاڑھا ہوتا ہے۔ اور یہ کپڑا بہاری اور
خوشوضع بہی ہے۔ سفید ململ تو ہمیشہ رات دن گہرون مین پہننے کو بہت اچھا ہے
اور ریشمی ململ مہمانیون۔ عیدون۔ شادیون مین کام آتا ہے۔

جو عورتین مفلس غریب ہون اور وہ ململ بہی خرید کر نہین پہن سکتین تو۔ سین
جگناتی۔ چھینٹ۔ کہادی وغیرہ کے کرتے بنا سکتی ہین جو بہت ہی ہلکی قیمت مین آسکتے ہین
جالی وغیرہ کے کرتے پہنے سے یا فقط چولی دوپٹہ وغیرہ پہننے سے یہ چند برائیان ہین۔

پہلی برائی یہ ہے کہ بغیر کرتے کے یا جالی وغیرہ کا کرتہ پہننے سے عورت کی نماز درست نہین ہوتی - کیونکہ نماز مین پورا جسم چھپانا واجب ہے - جالی کے کرتے سے تو صاف نظر آتا ہے

دوسری برائی یہ ہے کہ اکثر عورتین اطمینان کے لحاظ سے قرابت دار غیر محرمون جیسے خلیرے چچیرے بھائیون اور دیور جیٹھ وغیرہ کے سامنے آیا کرتی ہین - اگر جسم پر کرتہ نہو یا جالی وغیرہ کا کرتہ ہو تو بے ستری سے ان کے سامنے آنا ہوتا ہے حالانکہ قرابت دار غیر محرم کے سامنے پورا جسم چھپانا واجب ہے -

تیسری - برائی یہ ہے کہ یہان اکثر ہندوانی بازاری عورتین مسلمانون کے مکانات مین کپڑے بھاجی ترکاری وغیرہ لیکر بیچنے کو آتی ہین - ایسی عورتون کے سامنے بھی غیر محرم مردون کی طرح جسم چھپانا واجب ہے - پس اگر جالی وغیرہ کا کرتہ ہوگا تو ان عورتون کے سامنے بھی نکلنا جائز نہوگا - عالمگیری

چوتھی برائی یہ ہے کہ بغیر کرتے کے یا جالی وغیرہ کے کرتے سے مان اپنے بیٹے کے سامنے اور بہن اپنے بھائی کے سامنے بھی نہین آسکتی - کیونکہ عورت کو اپنے محرمون سے بھی پیٹ اور پیٹھ اور پہلو چھپانا واجب ہے - جالی کے کرتے سے پیٹ پہلو وغیرہ صاف نظر آتا ہے پس ایسی صورت مین ضرور ہے کہ جوان اور بڈھی سب عورتین ہمیشہ ململ کے کرتے پہنا کرین - تاکہ بیٹون اور بھائیون وغیرہ کے سامنے بھی شرع شریف کے موافق جسم چھپا رہے - عالمگیری

غرض عورتون کو ہر رنگ کا اور ہر قسم کا کپڑا پہننا جائز ہے سوائے اُن باریک کپڑون کے

جن سے جسم نظر آتا ہو۔
لڑکیون کو بچپن ہی سے ململ وغیرہ کے کرتے پہنانے کی عادت ڈالین۔ تاکہ جوانی اور بڑھاپے مین ہی کرتے شوق سے پہنا کرین۔ اور جالی وغیرہ کے کرتون سے بالکل بچانا چاہئے
فائدہ لباس مین کھڑے دوپٹون کا رواج جو چنے جاتے ہین بہت براہی۔ کیونکہ عورتین جب ایسا کھڑا دوپٹہ اوڑھتی ہین تو پائجامہ اوپر کے حصّہ تک نظر آتا ہے جس سے اول تو بےستری ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ پائجامہ ایسا تنگ سیا جاتا ہی کہ پنڈلی کے گوشت کے برابر ہوجاتا ہے۔ اور صاف پنڈلی کی موٹائی وغیرہ معلوم ہوجاتی ہے حالانکہ تنگ اور چسپیدہ لباس عورتون کو پہنا مکروہ ہے۔ تیسرا یہ کہ کھڑا دوپٹہ چنا ہوا ہونیسے سر اور سینہ اچھی طرح ڈہپ نہین سکتا۔ غرض عورتون کیلئے پائجامہ اور آڑا دوپٹہ نہایت اچھا لباس ہے۔
ساڑی اور رومال وغیرہ بھی سترپوش لباس مین لیکن انکے اندر بھی پائجامہ پہنا اچھا ہے۔ بغیر پائجامہ کے ساڑی وغیرہ کا لباس کچھ ٹھیک نہین۔
آج کل عورتین جو پائجامہ ٹخنون کے اوپر پہنتی ہین یہ بھی جائز نہین بلکہ یہ حکم ہے کہ عورتون کا پائجامہ ٹخنون کے نیچے تک رہی۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ عورتون کا پائجامہ مردون کے پائجامہ سے ایک بالشت لانبا رہے۔ کیونکہ مردون کا پائجامہ شرع کے رو سے آدھی پنڈلی تک ہے۔ پس عورتون کا پائجامہ ٹخنون کے اوپر رہنا ستر کے خلاف ہے۔ شرح مشکات مین لکھا ہے کہ عورتون کا پائجامہ ٹخنون

کا ارشاد ہے کہ سب عورتون مین وہ عورت افضل ہے جو نہ اجنبی مردون کو
دیکھے اور نہ اجنبی مرد اسکو دیکھین - شرح کنز - ہدایہ

مسئلہ یہان اکثر یہ رواج ہی کہ عورتین چچیرے - خلیرے - ممیرے - بہائیون کے
سامنے اور دیور جیٹھہ وغیرہ کے روبرو نکلتی ہین - لیکن ان کے سامنے ہی جہان تک
ممکن ہو گوشہ اچہا ہے - کیونکہ یہ سب غیر محرم ہین - خاصکر ان کے ساتھہ ہنسی مذاق کی باتین
کرنا اور انکو چہونا اگرچہ بغیر شہوت کے ہو جائز نہین ہے بہت برا ہے - عالمگیری

مسئلہ جو لڑکا دس برس سے زیادہ ہو اس سے گوشہ لازم ہے کم ہو تو مضائقہ نہین - درمختار

مسئلہ ہیجڑے اور نامرد - اور غلام اور اندہے کے سامنے بھی گوشہ لازم ہے - درمختار

مسئلہ اجنبی مرد اور قرابت دار غیر محرمون کے ساتھہ تین منزل کا سفر کرنا جائز نہین ہے
اور اس سے کم بہی ہو تو احتیاط یہی ہی کہ غیر محرم کے ساتھہ سفر نکرے - درمختار - عالمگیری

مسئلہ فاحشہ عورتون اور کسبنون سے عورتون کو گوشہ واجب ہے - عالمگیری

مسئلہ باپ اور بہائی اور بیٹے وغیرہ کے سوا ے قرابت دار غیر محرم جیسے - چچیرے
ممیرے - خلیرے - بہائیون کے ساتھہ تنہا ایک جگہہ بیٹہے باتین کرنا اچہا نہین چاہئے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب غیر محرم عورت مرد تنہائی مین بیٹہتے ہین تو ان کے
پاس شیطان حاضر ہو کر برے خیالات ڈالتا ہے - مشکات -

فائدہ جو لڑکیان جوان انبیاہی ہون ان کو غیر محرم قرابت دار جوان لڑکون جیسے
چچیرے - ممیرے - خلیرے - پہپہرے بہائیون وغیرہ کے سامنے ہی نکلنا بہت برا

ہے۔ اس مین فتنہ و فساد کا خوف ہی۔ جہانتک ہوسکے جوان لڑکیون کو سوای محرمون کے
سب سے گوشہ کرائین۔ اور بدچلن و بدخیال عورتون کی صحبت مین بیٹہنے نہ دین۔
مسئلہ جس طرح عورت کا جسم ستر مین داخل ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عورت
کا آواز بہی ستر مین داخل ہی۔ جنکے سامنے جسم کا پردہ ہی انکے سامنے آواز کا پردہ بہی ضروری ہے
اکثر عورتین شادیون مین ڈہول پر اور چکیون پر پکار پکار کے گایا کرتی ہین اور وہ
آواز باہر کے لوگ سنتے ہین یہ بالکل برا ہے اسکی احتیاط ضرور ہے۔
مسئلہ عورتون کے بال اور چوٹی بھی ستر مین داخل ہین۔ جسطرح پورا جسم غیر محرمون
سے چہپاتے ہین اسیطرح بالون کو بہی ان سے چہپانا ضرور ہے۔ بلکہ یہان تک حکم ہے
کہ عورت سر کے بال اور ناخن ایسے جگہہ نہ پہنکے اور نہ رکہے کہ ان پر غیر مردون کی نظر
پڑے۔ اکثر عورتین سر ڈہانکنے کا کچہہ خیال نہین کرتین۔ سر کہلا رکہنا بہت برا ہے۔ سر ڈہانکے
رہنے سے کان گردن وغیرہ بہی چہپے رہتے ہین۔ کیونکہ عورتون کے کان اور گردن بھی
ستر مین داخل ہین۔ جب عورت کا سر کہل جاتا ہے تو گہر سے رحمت کے فرشتے دور ہو جاتے ہین۔
نماز مین اگر سر اور چوٹی کا چوتہا حصہ بہی کہل جائے تو نماز درست نہین ہوتی۔ یا سر پر باریک
ململ یا گاج وغیرہ کا ڈوپٹہ ہو تو بہی نماز نہین ہوتی کیونکہ ان کپڑون مین سے بال صاف
نظر آتے ہین۔ بہتر یہ کہ موٹی چادر اوڑہکر نماز پڑہا کرین۔ درمختار۔ عالمگیری
مسئلہ عورتین پازیب کی آواز غیر لوگون کو سنانا نہ چاہئے۔ عورتون کو ایسے
پازیب پہنا جسکے گہنگرو کا بڑا آواز ہو مکروہ ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کلام پاک مین

ارشاد فرماتا ہے ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ ترجمہ
یعنے مراد یہ کہ نہ ماریں عورتیں گھر مین یا باہر چلتے وقت اپنے پازیب کے پاؤن کو زور
سے زمین پر۔ جس کا آواز باہر کے لوگ سنینگے تو فتنے پیدا ہون گے۔ اس سے
ظاہر ہے کہ عورتون کو پازیب نہ پہنا تو جائز ہے۔ مگر پازیب کے گھنگرو ایسے
ہونا چاہئے کہ جس کا آواز گھر مین چلتے وقت باہر تک جاوے۔
حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر گھنگرو کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے یعنے
گھنگرو کا آواز غیر لوگ سنتے ہین تو شیطان اونکے دلون مین برے خیالات ڈالتا ہے لگاکر
غرض یہ کہ عورتون کو بڑی آواز کے پازیب پہنا نہ چاہیے۔ اکثر گھنگرو گھٹ جاتے
ہین تو ان مین آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جب آواز پیدا ہو جاوے تو انکو گلا کرنے
بنالین۔ یا پازیب کے گھنگرو ہی ایسے بنائین جنمین آواز نہو۔ اگر گھنگرو گھیٹ کے تون
اور دور دور گا ٹہین جائین تو البتہ ان مین آواز نہو گی۔

خاتمہ چند متفرق مسائل مین

مسئلہ خدا کے ساتھ شرک کرنا بہت بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ قرآن شریف
مین فرماتا ہے کہ سب قسم کے گناہ بخشدون گا مگر شرک نہ بخشون گا۔ پس شرک
سے بچے رہنا اور پچھلے کئے پر توبہ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ شرک وہ ہے
کہ اللہ کی ذات مین یا اسکی عبادت مین دوسرے کو شریک کرنا۔ یعنے خدا

سکے جیسا دوسرے کو سمجھنا اور خدا کے سوائے دوسرے کی عبادت کرنا۔ چنانچہ ان باتوں مین بہی شرک و کفر کا خوف ہے۔

سیتلا کو پوجنا۔ سیتلا جس گھر مین نکلے اس گھر مین بلالحاظ قواعد طبی۔ گوشت مچھلی وغیرہ نہ پکانا۔ کالا لباس نہ پہنا اس خیال سے کہ سیتلا کا مریض مرجائیگا۔ مالابدمنہ

نجومی کے کہنے کو یقین جان کر اس پر عمل کرنا۔ شرح مشکات

شادی کے بعد پانچ جمعگیون تک۔ یا کوئی مرجانے کے بعد چہلم تک۔ عید و فاتحہ وغیرہ نکرنا اس نیت سے کہ دوسرا کوئی یقیناً مرجائیگا۔

شرک و کفر کے کام سے عورت مرد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور صحبت کرنا زنا مین شرک ہوتا ہے اور اولاد حرام کی ہوجاتی ہے۔ پس اے بی بیو تمام شرک کے کامون سے بچی رہو اور پچھلے کئے پر توبہ کرو۔

مسئلہ خوشی کا کام ہوتے وقت یا سفر جاتے وقت چھینک کو برا جاننا جیسے ہندو جانتے ہین۔ اور سفر جانے وقت بلی سانپ وغیرہ سامنے آجائے تو منحوس جانکر پلٹ آنا۔ اور گھر پر بڑی چڑی پکارے۔ یا گھر مین گھوڑپیرو گھس جائے تو اوس گھر منحوس جانکر چھوڑ دینا۔ اور بچون کے سرون پر منت کی چوٹیان رکھنا وغیرہ۔ یہ سب باتین مکروہ ہین۔ ان سے ہی بچے رہنا بہت ضرور ہے۔

مسئلہ کوئی مرجائے تو اس پر ماتم و نوحہ کرنا بالکل حرام ہے۔ ماتم و نوحہ وہ ہے کہ مردے کے غم مین بیاضطرار چلا چلا کر رونا یا ناجائز بیانات کرنا۔ یا چھاتی کوٹنا

یا سر و مونہ پر مار لینا ۔ یا سر کے بال نوچنا ۔ یا سر پر خاک ڈالنا ۔ یا کپڑے پھاڑنا ۔ حدیث شریف

مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے نوحہ کرنے والی اور نوحہ

سننے والی عورتون پر ۔ اور آپ نے فرمایا ہو کہ جو نوحہ کرے ۔ وہ میری امت سے نہین ہے ۔ مشکٰوۃ شریف

پس اکثر عورتین مردے پر ماتم کرتی ہین اور اس کا حرام ہونا خیال نہین کرتین ۔ اگرچہ وہ

وقت بڑے غم کا ہوتا ہے ۔ مگر صبر کرنا اور خدا کی مرضی پر رکھنا بہت بڑا ثواب ہے

اگر رونا تھم نہین سکتا تو خاموش بیٹھے ہوئے رونا اور کچھ بیانات نکرنا کیا برا ہے

خاموش بیٹھے ہوئے رونا ناجائز نہین ہے بلکہ عین رحمت ہے ماتم مین اس قسم کے

کلمات زبان سے نکالنے مین کفر کا خوف ہے ۔ مثلاً خدا نے میرے بیٹے کو مار

کر مجھپر بڑا ظلم کیا ۔ خدا کو ۔ مارنیکے واسطے کیا میرا ہی بیٹا تھا ۔ خدا بڑا بے انصاف ہے

خدا کی درگاہ مین خاک پڑے ۔ اگر مین نزدیک ہوتی تو مرنے نہ دیتی ۔ نعوذ باللہ منہا

کیسا ہی نزدیک کا قرابت دار مرجائے تو کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ و غم

کرنا جائز نہین ۔ مگر عورت کو جب اوس کا شوہر مرجاے تو چار مہینے دس دن تک

سوگ و غم کرنا واجب ہے ۔ یعنے وہ عورت چار مہینے دس دن تک ۔ زیور اور

لال پیلا لباس پہنا اور سرمہ مہندی لگانا ترک کرے ۔ شرح مشکٰوۃ ۔

مسئلہ عورتنپر اطاعت شوہر کی واجب ہے ۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ

جو عورت ہر کام مین شوہر کی رضامندی پر چلتی ہے اور اسکو خوش رکھتی ہے

تو اس عورت کو نماز جمعہ و نماز عیدین اور جنازہ و حج و عمرہ و جہاد کا ثواب ملتا ہے

اور جو عورت شوہر کی اطاعت نہین کرتی ہمیشہ اس کو ناخوش رکھتی ہے تو اسکے جملہ نیکیان

اور نماز و روزے وغیرہ قبول نہین ہوتے اور اس عورت کا ٹھکانا دوزخ مین ہوگا۔

شوہر مکان مین موجود ہو تو بغیر حکم و مرضی شوہر کے عورت کو نفل روزہ رکھنا جائز نہین

اگر کوئی عورت رہیگی تو روزے کا ثواب نہ ملیگا۔ اگر خاوند سفر مین ہو یا گھر ہی مین بیمار

ہو تو بغیر حکم کے بھی روزہ رکھنا جائز ہے۔ درمختار۔ شرح مشکات۔

عورت کو جائز نہین کہ بغیر حکم شوہر کے گھر کے باہر قدم رکھے یا کہین مہمان جائے

نفل نماز پڑھتے وقت شوہر اگر عورت کو بلائے تو نماز چھوڑ کر اس کے پاس چلی جائے۔

مسئلہ اکثر عورتین ہاتون مین چوڑیان ہونیکی وجہ سے کبھی تیمم نہین کرتین اور خیال کرتی

ہین کہ چوڑیون کی وجہ سے تیمم نہین ہوسکتا۔ اس بیہودہ خیال سے نمازین قضا کرتی

ہین۔ تیمم برابر ہوسکتا ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ ہاتون پر مسح کرتے وقت یک یک

چوڑی کو ہٹا کر ہان ہاتھ پھیر دین۔ اگر انگلیون مین چھلّے اور ہاتون مین پونچیان وغیرہ

ہون تو تیمم کیوقت نکال ڈالین نہ نکل سکین تو انکو تین بار پھیر دین۔ تیمم کی نیت یہ ہے

اَتیمم لِرَفعِ الحَدَثِ وَاِستبَاحَةِ الصَّلٰوۃ

فائدہ۔ شادیون مین یہ رسومات بدعت و مکروہ ہین۔ اور ان مین ہندؤن کی پوری

مشابہت ہے۔ سب کا ترک کرنا ضرور ہے۔

دلہا دلہن کو ہلدی لگانا۔ ہندؤن کے جیسا منڈوا ڈالنا۔ کلس کے گھڑے رسم کے

ساتھ رکھنا۔ دولے کو کنگن سہرا اور گود باندہنا۔ دلہا دلہن کو تیل چڑہانا۔ رنگ پانی

سے چوتھی کھیلنا۔ دولے کو سونے کا چھاپ چھلا جبراً پہنانا۔ دولے کے ہاتون مین مہندی لگانا۔ پہلے محرم کے دس دن اور صفر کے تیرہ دن دلہا دلہن کے گوشے کو لازم جاننا۔ جلوے کیوقت چھلا کھیلنا وغیرہم۔ شوال کے مہینے کو شادی کیواسطے منحوس جاننا مکروہ ہے۔ کیونکہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح شوال ہی کے مہینے مین ہوا ہے۔

فائدہ۔ یہان یہ رواج ہے کہ شادی کرکے جب دلہن کو دولے کے گھر لاتے ہین تو دودہ سے دلہادلہن کے پاؤن دہوکر گھر مین چھڑکتے ہین۔ لیکن دودہ سے پاؤن دہونے کا رواج برا ہے بلکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ دلہن کو دولہے کے گھر لاکر پانی سے فقط دلہن کے پاؤن دہوکر گھر کے چارون کونون مین چھڑکین اس سے گھر مین برکت ہوتی ہے۔ شرعتہ الاسلام۔

فائدہ۔ جلوے کیوقت جو دلہن کا سر ہلاتے ہوے ہجلو وغیرہ فضول الفاظ پڑہتے ہین یہ بہی برا رواج ہے۔ بلکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ دلہن کو دولے کے گہر لاکر اس کی پیشانی کے بال پکڑکر یہ دعا پڑہین۔ اللہ تعالیٰ دلہن کو تمام برائیون سے محفوظ رکھیگا۔ اور اس کی برکت گھر مین پہیلائیگا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ۔ ابوداود

فائدہ۔ یہان ایک ایسا برا رواج ہے کہ شادی کے بعد دلہن کو پانچ جمعگیون تک جمعہ کے سولے درمیان مین غسل نہین کرواتے۔ بیچاری دلہن آٹہہ آٹہہ روز تک ناپاک رہتی ہے دلہن تو مارے شرم کے کچھ کر اور کہہ نہین سکتی۔ اوپر والے اسکو جسطرح رکہین رہنا پڑتا ہے

مگر خوب جانو دلہن کے ناپاک رہنے اور نمازین نہ پڑہنے کا عذاب گہروالی عورتون پر ضرور ہوگا ۔ جو جان بوجہکر وقت پر پانی نہین نہلاتین جس سبب سے نمازون کو چہوڑنا پڑتا ہے یہانتک کہ جمعہ کے سوا پانی ڈالنا ایک عیب سمجہا جاتا ہے ۔ نعوذباللہ ۔ سب عورتونکو اتفاق کر کے اس بُرے رواج کے ترک کرنے مین کوشش کرنا چاہیئے ۔ ورنہ سب عورتین قیامت مین پکڑی جائینگی ۔

یہ بہی ایک رواج ہے کہ دلہن منجہ بیٹہتے ہی اسکا نماز پڑہنا عیب سمجہا جاتا ہے ۔ حالانکہ نماز ایک ایسا فرض عین ہے کہ وہ کسی حالت مین بغیر عذر شرعی کے چہوٹ نہین سکتا اس کا وبال بہی اُن عورتون پر ضرور ہوگا جو دلہن کو نماز پڑہنے سے روکتین ہین ۔ یا نماز پڑہنے کی تاکید نہین کرتین ۔ دلہنون کو بہی چاہیئے کہ شادی کے دنون مین برابر نماز پڑہا کرین ۔ اور ہمیشہ وقت پر غسل کیا کرین ۔ ان باتون سے ہرگز نہ شرمائین اور جاہل عورتون سے نہ ڈرین ۔

مسئلہ یہان اکثر یہ رواج ہے کہ عورتین فرض نماز بہی ضرور بیٹہکر پڑہا کرتی ہین معلوم نہین یہ رواج کہان سے اور کب سے ہوگیا ہے ۔ کسی کتاب مین اس بات کا داخلہ نہین ہے کہ عورتون کو فرض نماز بیٹہکر پڑہنا جائز ہے ۔ یہ رواج بہت بُرا اور یہ مسئلہ بالکل غلط ہے ۔ اور خلاف احکام نماز ہے ۔ شاید عورتین اپنی آرامی کیلئے یہ رواج ڈالدین ہین صحیح حکم یہ ہے کہ فرض نماز اور واجب اور صبح کی سنت اور نذر کی نمازمین جب تک کوئی عذر نہو قیام فرض ہے ۔ پس عورتون کو

لازم ہے کہ فرض و واجب اور صبح کی سنت برابر کہڑے ہو کر پڑہا کرین۔ یہ نمازین بغیر قیام کے ہرگز درست نہین ہوتین ہان مگر نفل نمازین بیٹھکر پڑہنا بغیر عذر کے بہی جایز ہے مگر آدہا ثواب

فائدہ اکثر مرد اور عورتین بیوہ کے نکاح کو برا اور بہت بڑا عیب سمجھتی ہین۔ اسے عیب ہنبتی ہین عیب نہین سہے۔ بلکہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ چنانچہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہی فَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ۔ ترجمہ اے موسنو تم مین جو بیوہ عورتین ہین انکا نکاح کر دو۔ اور تم مین جو نیک بخت بندہ ہین ان کا بہی۔

جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب پاک اور اولیا کرام اور اماموں نے کیا ہو وہ ہمارے پاس کیونکر عیب ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ بیوہ کے نکاح نکرنیکا مسلمانون مین جو رواج ہوگیا ہے۔ وہ ہندؤن کی مشابہت ہے۔ بیوہ کے نکاح کو کبہی عیب نہ جاننا چاہیئے۔ عیب ٹہیرانا کفر تک پہنچتا ہے۔ اور سخت گناہ ہی۔ خاصکر جوان بیوہ عورتون کا نکاح نہونے مین بڑی بڑی آفتین اور سخت برائیان ہین۔ ہر شخص اپنی حالت پر خوب سمجہ سکتا ہے کہ بے نکاح کے رہنا کیا مصیبت و وحشت کا سامنا ہے لیکن بیوہ کے نکاح مین اسکی دلی اور زبانی رضامندی ضرور ہے۔ اگر کوئی بیوہ عورت نکاح کی خواہش کرے تو ہرگز اس پر عیب لگانا نہ چاہیئے۔

مسئلہ جہوٹ بولنا خواہ کم ہو یا بہت۔ جہوٹی قسم کہانا۔ جہوٹی گواہی دینا۔ کسی پر بہتان اور تہمت لگانا۔ عبادت لوگون کے دکہانے کو کرنا۔ غرور تکبر کرنا۔ مان باپ اور خاوند کی نافرمانی کرنا اور انکو ستانا۔ تول اور ناپ مین کم و زیادہ کرنا۔ کسی کو بد دعا دینا

کوسنا - لوگون کا گلہ شکوہ کرنا جو اکثر عورتون کی عادت ہے - لوگون کو حقیر جاننا - آپس مین فحش گالیان دینا - لوگون کی چغلی کہانا - لوگون پر حسد و بغض کرنا - شطرنج - چوسر - گنجفہ - پچیسی - مغل پٹہان - چک بشیر بکری وغیرہ کہیلنا - یہ سب باتین حرام و مکروہ ہین - اے بیبیو جہانتک ہوسکے ان سب باتون سے بچے رہو اور عذاب دوزخ و غضب خدا سے ڈرو۔

مسئلہ - چاندی سونے کا زیور عورتون کو پہننا حلال و جایز ہے - مگر چاندی سونے کے برتنون کا استعمال عورتون مردون پر حرام ہے - یعنے چاندی سونے کے رکابیون مین کہانا - چاندی سونے کے کٹورون گلاسون مین پانی پینا اور ایسے چمچے رکہنا ناجایز ہے اور ایسا ہی چاندی سونے کے پاندان - اگالدان - مسی دان - چنالو - پان کی تہالی - سرمہ دانی - سلائی - کجلوٹی - تیل کی کٹوری - سپاری کی ڈبی - پہنکہ - آئنہ - عطر کی شیشی وغیرہ سب ناجایز ہین - ہرگز یہ چیزین سونے چاندی کی بنانا نہ چاہیئے - اگر آئنہ کے اطراف صرف چاندی کی پٹی لگائین تو جائز ہے - لیکن جو سونے چاندی کا گہر ہو تو اس مین دیکہنا جایز نہین - عالمگیری -

مسئلہ چہوٹے لڑکون کو ریشمی کپڑے - یا سونے چاندی کا زیور مثل ہنسلی کڑے وغیرہ کے پہنانا جایز نہین - اور لڑکون کے ٹوپیون پر چاندی کے پہول اور مصالح لگانا ہی ناجایز ہے - اس سے پہنانے والے گنہگار ہوتے ہین - اگر لڑکون کے ٹوپیون کے صرف کنارے پر چار انگل کا چوڑا مصالح لگائین تو جایز ہے - اس سے زیادہ لگانا ہرگز جایز نہین - ماں باپ اس کا ضرور خیال رکہین - عالمگیری -

مسئلہ۔ عورتون کو مہندی لگانا جائز ہے۔ بلکہ ضرور ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس عورت کے ہاتھ مین مہندی کا رنگ نہ دیکھتے تھے تو اسکو برا جانتے تھے۔ خاصکر اپنے شوہرون کے واسطے مہندی لگانا مستحب ہے چنانچہ شرح مشکات مین آیا ہے کہ عورتون کو مہندی لگانا مستحب ہے اور بالکل نہ لگانا مکروہ ہے۔ مشکات۔

مسئلہ۔ پائخانے سے فارغ ہونیکے بعد عورتون کو بھی ڈھیلے لینا سنت ہے۔ اور پیشاب پاخانے کیوقت قبلے کے طرف مونہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔ اور نیز قبلے کیطرف پاؤن کرکے سونا یا بیٹھنا ناجائز ہے۔ چھوٹے لڑکون کو بھی مان باپ قبلے کے طرف پیشاب پاخانہ نکرائین۔ اگر کرائین تو اس کا گناہ مان باپ پر ہوگا۔ شرح مشکات۔ عالمگیری

مسئلہ دوسرے کسی آدمی کے بال لگاکر عورتون کو چٹلہ باندھنا حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹلہ باندھنیوالی عورتون پر لعنت کی ہے مشکات۔ ما لا بد منہ فقط

تمام

قطعہ تاریخ من نتائج مولوی عبدالکریم صاحب المتخلص بہ طالب

کیا تالیف حضرت نے ہی نادر — مسائل یہ بتوفیق خداداد
سروش دل نے سال طبع بولا — چھپی طالب کتاب فیض آباد

١٣٢١

قطعات تواریخ طبع رسالہ مولفہ مشفقی مکرمی مولوی محمد شاہ ولی اللہ صاحب قادری دام فیضانہم
نتیجہ طبع سید عبدالغفور جعفری المتخلص ضرغام منشی محکمہ معتمدی مالگزاری سرکار عالی

قطعہ در سن فصلی

لکھا شاہ ولی اللہ صاحب نے عمدہ — رسالہ فقہ میں بحمد اللہ کامل
یہ کشف الخلاصہ کا بھی ہے خلاصہ — مسائل نسا کے ہیں سب اسمیں شامل
کہا طبع ضرغام نے طبع کا سن — لکھو قابل حفظ از حسن مسائل

قطعہ در سن ہجری

شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب — لکھے خاصی قابل تحسین ہے
دیکھیں عورات اسکو سربسر — علم دین گلدستۂ رنگین ہے
دیکھنے سے ہے مراد اس کو پڑھیں — خانۂ دین اس سے پر تزئین ہے
ہے حدیث مصطفےٰ بے شبہ و شک — علم سیکھو گر میاں چین ہے
دل ہو نورانی جو ہو حسن عمل — یہہ رسالہ آفتاب دین ہے
چھوڑ دیں عورات رسم کجروی — یہہ رسالہ سہل و خوش آئین ہے
شوق دل سے یاد کیجیے سہل ہے — بیدلی کیجائے تو سنگین ہے
حبذا طبع مولف حبذا — آسمان ہے فقہ یہہ پروین ہے
کہدے اے ضرغام سال و حال طبع — گنج مخفی زبدۂ تکوین ہے

قطعہ تاریخ من نتایج افکار حضرت اخوی صاحب قبلہ و کعبہ حضرت شاہ محمد روح اللہ صاحب قادری مد ظلہ العالی

قطعہ

جب عزیزم شاہ ولی اللہ نے تالیف کی — ایک کتاب معتبر فقہ نسا میں بے بہا
فکر کی جب روح نے تاریخ کی ہاتف کہا — لو رسالہ چھپ چکا ہے عورتوں کی فقہ کا

قطعہ تاریخ من نتائج افکار مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب قصیدہ و اجمیعہ گر ارشاد الاکرام الراسی المتخلص بہ عزیز

قطعہ

لکھے ادیب نے بہتر مسائل نسواں
ندیم سوچ چھپنے کیا ہو۔ یہ کہہ دو طبع کا سن

بجز ثواب کے بدلے ہی کیا اس احسان کا
رسالہ اب چھپا کیا خوب فقہ نسواں کا
۱۳۲۲

صحت نامہ رسالہ مسائل النسا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱	حمد نعت	حمد و نعت	۳۳	۱۰	سر دہالے	سرڈہاکے
۵	۷	نہیدی	مہندی	″	۱۶	سنانامر	سنانانہ
″	۱۱	ناخون ین	ناخنون مین	۳۴	۱	یَقشرثن	یَقشرنَین
۱۰	۱	جائز ہے	جائز نہین	۳۵	۹	شرک	شریک
۱۱	۵	نما	نماز	″	۱۳	گہوڑ ہرسر	گہوڑپڑ
۱۳	۱۴	دس ین	دس دن مین	″	″	گہر	گہرکو
۱۵	۹	اندازہ	اندازہ نماز	۳۶	۱۰	خداگی	خداکی
۱۷	۵	بیس	تیس	۳۷	۹	قصا	قضا
۲۰	۷	امتحاضی	استحاضی	۳۹	۱۷	ولی	کوئی۔
″	۱۴	ہوا	نہوا				
۲۳	۵	جَنبتا	جَنِبنا				
۲۴	۱۷	حفضہ	حفص				
۲۶	۸-۹	پوچہون	پونچہون				
۲۸	۲	توضاف	توجسم صاف				
۳۰	۴	لِلمومنات	لِلمومِنات				
۳۱	۱	چچڑا	چچیرا				
۳۰	۱۶	حیلے	حیلیے				

حامداً و مصلیاً

بیت زبان رو کہ حمد تو شدہ بیش از بیان ما ۔ مفتاح عاجزی ہست زبان در دہان ما ۔ اے سبحان اللہ
حمد حق مجموعہ کائنات و سر دفتر موجودات سے کما حقہ ناممکن و محال ہے تو پہر مجھسے ہیچمدان ناتوان شوریدہ
بیان کی کیا مجال ہے ۔ **ابیات** ۔ اے ذکر تو برتر از بیان ہا ۔ در شکر تو قاصر زبان ہا ۔ فرمودہ نبی
چو ماعبدناک ۔ حیران شدہ ایم زین عیان ہا ۔ ہر نشان تو بے نشان قایم ۔ پس ہر چہ نشان دہیم نشان ہا
مضمون نعت و محمدت شاہد لعمرک فرمان فرمائے خافقین رسول الثقلین مظہر انوار ذو الجلال مبلغ
احکام قادر متعال ۔ بالائے طاقت بشری ہے ۔ الحاصل ۔ **ابیات** حمد رب اہل جہان پہ
فرض ہے ۔ اس لئے ضرغام کے یہہ عرض ہے ۔ اے چارہ کار چارہ جویان ۔ وے خالق خلق نیک
خویان ۔ بپذیر درود ہائے بے حد ۔ بر روح رسول و آل امجد ۔ اب اصل منشائے مواد تحریر
و پیش کشی سواد تقریر یہہ کہ ۔ محبی مشفقی جناب مولوی شاہ محمد ولی اللہ صاحب قادری مشایخ
گلشن آباد میدک نے جنکی لیاقت ذات و حسن صفات کے متعلق یہہ بیت حسب الحال ہے
ذہن وقاد تو کشاف معانی ہائے دین ۔ طبع نقاد تو شدہ مفتاح کنز علم ہا ۔ یہہ ایک رسالہ موسومہ
مسائل النساء تالیف فرما کر ۔ عورات گم کردہ راہ کے لئے فی سبیل اللہ چراغ ہدایت
روشن و پیش فرما دیا ۔ جزاک اللہ فی الدارین خیراً ۔ **ریویو** ۔ اگرچہ فی زماننا اس فن
کے بہت سارے کتب فقہ جامع و مختصر موجود ہین لیکن نظم ۔ گو شنیدستی دگر رہ گوش کن ۔ نغمۂ خوش
از گلوئے دیگر ہست مصرعہ خوش گفت ضرغام آنکہ گفت ۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ہست
بہر حال حاصل کلام ضرغام یہی ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کا ہر نقطہ عارض غلمان کا تل ہے ہر
لفظ ماہ تمام کا ہالہ ہے ۔ اسکی ہر سطر خط و دیدۂ حور ہے ۔ اسکی معنی بعینہ تجلی شمع طور ہے ۔ اسکی جدول
رشک خیابان ارم ہے ۔ اسکی سرخی رونق قندیل حرم ہے ۔ یہ رسالہ آسمان فقہ کا چاند ہے اسکے سامنے
شمس فلک کی جہلک ماند ہے ۔ اسکو جتنا سراہئے تہوڑا ہے کیونکہ مولف نے حتی الوسع کوئی ضروری
مسئلہ نہین چہوڑا ہے ۔ سچ تو یہہ ہے کہ یہہ نسخہ باقیات الصالحات ہے اور عورات کیواسطے عمدہ تر
سوغات ہے ۔ اب مین اپنی ناچیز تقریظ کو اس نظم دعایہ پر ختم کرتا ہون ۔ نظم شاہزادہ کے شاہ آصف
اور بعد اونکے اونکے واصف کے پڑہنے والیکے اسکے جامع کے ۔ لکہنیوالے کے اسکے سامع کے
ہوین حاصل تمام دلکی مراد ۔ بہ محمد و آلہ الامجاد ۔ سید عبد الغفور جعفری المتخلص بہ ضرغام

حامداً و مصلیاً و مسلماً

سنت کی پیروی سعادت کی کنجی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال پر چل رہا ہے وہی محبوب الٰہی ہے۔ اللہ کا فرمان قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ہماری دلیل ہے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یہ بھی ارشاد رب جلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حرکات وسکنات یہانتک کے اکل وقیام ونوم وکلام عادات وعبادات سب مین پوری اقتدا چاہئے۔ کیونکہ تعدیلِ قلب ہاتہہ سے توممکن نہین۔ ہان قلب کا تصرف بواسطۂ تعدیل اعضا ممکن ہے۔ اسیواسطے کہتے ہین کہ دل بجای حوض اعضا بجای انہار ہین۔ دل کیون نہ خراب ہو جب عمل بد کار ہین۔ اور یہی سبب ہے کہ قبل درست ہونے دل کے جب موت آجاتی ہے تو بہت ہی حسرت ہوتی ہے کیونکہ بسبب موت کے علاقۂ قلبی اعضا سے منقطع ہو گیا اب اوسکے درست کرنیکا کوئی موقع نہ رہا۔ بات یہ ہے کہ بدن عالم شہادت سے ہے اور قلب عالم ملکوت سے اور دونون مین اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علاقہ لگا دیا ہے کہ معارف قلبی کا اثر اعضا پر ہوتا ہے اور اعضا کے انوار قلب کیطرف راجع ہوتے ہین۔ اسی سبب سے تمام حرکات مین عدل اختیار کرنا چاہئے اور عدل کے یہ معنی ہین کہ اشیاء کو اوسکے مواضع پر رکہنا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر عالم ملکوت تہا۔ آپ نور نبوت سے ہر کام کی خاصیت دریافت فرما کے امت کو حکم فرماتے تہے۔ جسنے آپکی بات سنی اور آپکی اتباع کی اوسکا ظاہر و باطن منور ہو گیا۔ اور جسنے آپکے حکم سے روگردانی کی مشرکو نکی چال اختیار کی ظلمت نے اوسکو گہیر لیا۔ برے حال سے اس عالم سے

جا یگا۔ نمونہ کے لئے اسقدر کافی ہی کہ سچے آدمی کے خواب اکثر سچے ہوتے ہین۔ بسبب صداقت کے لوح محفوظ سے قلب کا مقابلہ ہوتا ہے اور اس کا عکس اسکے دل پر پڑتا ہی اور جھوٹے کے خواب بھی جھوٹے۔ کیونکہ اوسکی صورت قلبی بگڑ گئی۔ افسوس ہی اُن لوگون پر کہ ایک ڈاکٹر کے کہنے سے اشیاء کی خاصیت کو مان لیتے ہین۔ اور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ماننے مین لیس و پیش کرتے ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ حضرت تمام اسرار سے واقف تھے اور کیسی بڑی حماقت ہی کہ ہندوؤن کے رسم ورواج کی تو وہ پابندی کہ سہرا کنگن نہ بند ہو تو نسبت توڑ دیتے یا رنڈیوہ کو نکاح کر دو تو اوسکی صورت سے بیزار۔ واہ رے مسلمانی کہ ہنود کی چال پر چلتے ہو اور نجومی کا قول فلان دن منحوس اور فلان ساعت اچھی ہی کہدے تو مانتے ہین۔ اور عورتون کی کہنے سے کہ فلان رسم نہ کرنیسے یہ آفت آئیگی سچا جانتے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا ماننے مین دشواری ہی ایسے یا تون سے کفر کی بو آتی ہی۔ خدا ہم سبکا خاتمہ بخیر کری۔ حضرت سید الاولیا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین مین بسند اپنے داد ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب کوئی شخص بری بات دیکھے تو اپنے ہاتھ سے اسکو دفع کری اور جو نہ ہوسکے تو زبان سے دفع کرے اور جو اوس سے بھی نہ ہوسکے دل سے اور یہ ضعیف تر ایمان ہے الحمد للہ کہ مصنف مسائل النساء نے قلم جواہر الاسانین ہر اس سے خوب بری باتون کا رد کیا۔ اور جو علما کے شایان تہا اوسکو بجا لایا۔ ہاتھ سے روکنا حکام کا کام ہی۔ اگر اسیطرح اور علما و مشایخین بھی اس بدعات کے دفع کرنے مین کوشش کرین اور خود بھی اوس کے پابند ہون تو سب عوام بھی اونکی اتباع کرتے ہین۔ ورنہ سخت مواخذہ کا خوف ہی۔ شافعی اور حنبلی مذہب مین عورت کا حیض موقوف ہونیکے بعد بھی صحبت جائز نہین جبتک کہ وہ پانی نہ نہائے چنانچہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین ویجتنب وطاھا فی حال الحیض والنفاس وکذلک بعد انقطاع الدم

حتی تغتسل من الحیض قولا واحدا امدا اسیطرح مصالح کا مردون اور لڑکون کیلیے

ایک تار بھی جایز نہین - بہتر ہوگا کہ حنفی بھی اسکا خیال رکھین - کیونکہ سب علمانے لکھا ہی

کہ امور خلافیہ سے نکل جانا مستحب ہے - خداوند عالم مصنف صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے

کہ عورتونکی لئے خاص رسالہ لکھا - اور اونکی ہدایت سے بچونکی ہدایت ہوگی کیونکہ ایک زمانہ

تک وہ ان سے وابستہ رہتے ہین اور جب وہ درست ہونگے تو سب گھر کا گھر درست

ہوگا - ورنہ یہ سارے رسم و بدعات عورتون کا طفیل ہے - جو مرد زن مرید ہین اونکا

خلاف نہین کرتے اونکی خوشنودی مین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرتے

ہین - اسیواسطے حدیث مین آیا کہ النساء حبائل الشیطان - مین سفارش کرتا ہون

کہ سب صاحب ایک ایک نسخہ لیکر اپنے بچون کو پڑہائین - اور دین و شریعت کو

پہیلائین اور بڑہائین فقط

الفقیر الی اللہ و رسولہ الہادی

محمد عمر الحسینی القادری کان اللہ لہ

الحمد للہ والمنہ

حق تعالی اس رسالہ کو اپنے فضل و کرم و طفیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول فرمائے اور سب عورتونکو

نیک ہدایت اور نیز مولف کو توفیق عمل خیر عنایت فرمائے آمین ثم آمین واللہ اعلم

بالصواب والیہ المرجع والمآب - وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ

اجمعین الی یوم الدین فقط

اشتہار

جہانتک دیکھا گیا ہے اردو زبان میں ایسا کوئی مستقل رسالہ نہیں پایا گیا جس میں صرف عورتوں سے متعلق
تمام ضروری مسائل فقہ حنفی و روایات عالیہ شرع درج ہوں ہندوستان و دکن کی عورتیں اکثر مسائل فقہی سے ناواقف
رہتی ہیں۔ ان کیلئے یہ ضرور ہے کہ کوئی کتاب ایسی ہو کہ تھوڑی شناخت ہی خط کی ہو تو صرف اس کتاب کے مطالعہ سے آسانی
کے ساتھ رات دن کے ضروری مسائل سے واقف ہو جائیں اور ان غلطیوں سے بچیں جو کہ ناواقفی کی باعث سرزد ہوتی ہیں یا سرزد ہونے کا اندیشہ ہے
اسلئے جناب مولوی شاہ محمد ولی اللہ صاحب قادری فرزند حضرت شاہ غلام جیلانی پادشاہ صاحب قبلہ قادری
قدس سرہ العزیز ساکن غلام میدک گلشن آباد نے تمام عورتوں کی معلومات کیلئے نہایت سلیس روزمرہ اردو میں ایک
مختصر رسالہ تالیف کیا ہے جسکا نام **مسائل النساء** ہے اور جس میں عورتوں سے متعلق تمام ضروری
باتیں مستند کتب قدیمہ مثل فتاوائے عالمگیری رد المختار وغیرہ وغیرہ سے انتخاب کرکے لکھی گئی ہیں جو عورتیں
کہ تھوڑی سی بھی مہارت خط پہچاننے میں رکھتی ہیں وہ صرف اس کے مطالعہ سے تمام مسائل ضروری پر آگہی
حاصل کرینگی اور جو عورتیں کہ کچھ بھی مہارت شناخت الفاظ کی نہیں رکھتیں۔ انہیں ان کے خاوند
یا ان کے باپ بھائی وغیرہ اس کتاب کو پڑھکر سناویں تو بقدر ضرورت کافی معلومات حاصل ہو جائیگی پس جن صاحبوں کو
جس قدر نسخے مطلوب ہوں وہ صاحب مولف سے بمقام میدک یا رسالہ قیمت فی جلد چار آنہ علاوہ خرچ ڈاک
اور شہر سے حسب پتہ ذیل طلب فرما سکتے ہیں۔

پتہ

بیرون دروازہ دبیرپورہ متصل [illegible] مکان حضرت محمد بادشاہ صاحب قبلہ میر منشی محکمہ ناظم صاحب بخاری [illegible]

عام طور پر یہ بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کتاب کی رجسٹری کرائی جائیگی کوئی صاحب بغیر اجازت مولف مقصد
طبع نہ فرمائیں اور جس کتاب پر مولف یا مشتہر کی مہر یا دستخط ثبت نہو وہ مسروقہ سمجھی جائیگی فقط

المشتہر محمد حبیب الرحمن غفر اللہ لہ